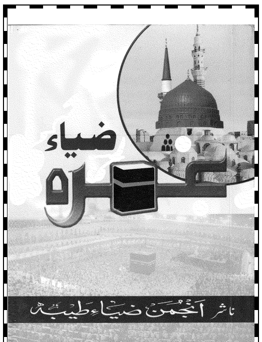

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ ﷺ

نام کتاب : ضیاءالدعا (انمول تحفہ)
مرتب : علامہ نسیم احمد صدیقی نوری مدظلہ العالی
ضخامت : ۸۰ صفحات
تعداد : ۲۰۰۰
سن اشاعت : دسمبر 2005ء

☆☆ ناشر ☆☆

انجمن ضیاء طیبہ

بتعاون: المؤذن حج وعمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

فون: 2472228-2472229

ہدیہ عجز و نیاز

☆ بحضور سیدی وسندی شیخ العرب والعجم قطب مدینہ
حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ

☆ سیدی وسندی پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی نعمت
حضرت علامہ مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ

☆ سیدی وسندی مفتی اعظم پاکستان
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمہ

☆ شیخ الفضیلت فرزند قطب مدینہ
حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی علیہ الرحمہ

تمام بزرگان دین دنیائے اہلسنّت کے وہ درخشاں ستارے ہیں جن کی تابشوں اور ضیاء پاشیوں سے ایک عالم منور ہے اور جن کا فیض آج بھی جاری وساری ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل تمام بزرگان دین کے مزارات پر اپنی رحمت و رضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور ہمیں ان کے نقوش پا پر گامزن فرماتے ہوئے ان کے فیوض وبرکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ ﷺ

نام کتاب : ضیاءالدعا (انمول تحفہ)
مرتب : علامہ نسیم احمد صدیقی نوری مدظلہ العالی
ضخامت : ۸۰ صفحات
تعداد : ۲۰۰۰
سن اشاعت : دسمبر 2005ء

☆☆ ناشر ☆☆

انجمن ضیاء طیبہ

بتعاون: المؤذن حج وعمرہ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ

فون: 2472228-2472229

ہدیہ عجز و نیاز

☆ بحضور سیدی وسندی شیخ العرب والعجم قطب مدینہ
حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ
☆ سیدی وسندی پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی نعمت
حضرت علامہ مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ
☆ سیدی وسندی مفتی اعظم پاکستان
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمہ
☆ شیخ الفضیلت فرزند قطب مدینہ
حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی علیہ الرحمہ
تمام بزرگان دین دنیائے اہلسنّت کے وہ درخشاں ستارے ہیں جن کی تابشوں اور ضیاء پاشیوں سے ایک عالم منور ہے اور جن کا فیض آج بھی جاری وساری ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل تمام بزرگان دین کے مزارات پر اپنی رحمت و رضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور ہمیں ان کے نقوش پا پر گامزن فرماتے ہوئے ان کے فیوض وبرکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

ابتدائیہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ وَ اٰلِہِ الطَّیِّبِینَ ط وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ البَیتِ مَنِ استَطَاعَ اِلَیہِ سَبِیلًا (القرآن)

حجاج کرام اور قارئین!

دین اسلام کا پانچواں رکن حج ہے جو صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ عازمین حج اگر مناسک ومسائل حج سیکھے بغیر اور آداب حرمین سمجھے بغیر روانہ ہوں گے تو یہ محض زیاتی اور تفریحی سفر تو ہوسکتا ہے اسے سفر حج نہیں کہا جاسکتا۔ یاد رکھیے! معلم کا کام انتظامات حج ہے نہ کہ مناسک حج کی ادائیگی کروانا۔ ہر عازم حج کے لئے ضروری ہے کہ وہ حج سے متعلق کسی معتبر کتاب کا مطالعہ ضرور کرے۔ کسی حاجی عالم دین سے طریقہ حج وعمرہ سیکھے۔ مناسک حج کی

مختصر دعائیں اگر آسانی سے یاد ہوسکیں تو ضرور یاد کریں وگرنہ مفصل دعاؤں کو رٹنے سے بہتر اس کا ترجمہ سمجھ لیا جائے اور بروقت حرمین میں پڑھنے کے لئے کتاب کا سہارا ہی کافی ہے۔ اپنا زیادہ وقت مسائل حج کو سمجھنے میں صرف کیا جائے۔ عازمین حج کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ بھی بہت مفید اور کارآمد ہے۔

☆ بہار شریعت جلد اول حصہ ششم
مصنف: صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ

☆ انوار البشارۃ
مصنف: امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

☆ الحج
مصنف: پروفیسر سید محمد سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

☆ "رکن دین کتاب الحج"
مرتب: علامہ مفتی شاہ محمد محمود الوری علیہ الرحمہ

☆ کتاب الحج
مرتب: پروفیسر سید محمد منتخب الحق قادری علیہ الرحمہ

☆ رفیق الحرمین
مرتب: مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب

ان کتب کے مطالعہ، کسی عالم دین کی صحبت اور تربیت حج کے لیکچرز کی سماعت کے نتیجے میں ان شاء اللہ تعالیٰ عین سنت مصطفوی ﷺ کے مطابق حج ادا ہوگا اور طبعیت پر کیف ولطف حج کا اثر بھی ہوگا۔ ہمارے مخاطب قارئین وطن عزیز پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور صد فیصد حج تمتع ہی کرتے ہیں، لہٰذا جو مضامین حج، متمتع حاجی کے لئے غیر مفید ہیں اور اسی طرح فقہی مسائل کے ذیل میں ممنوعات ومکروہات کی بعض جزئیات کو (کہ عام طور سے حاجی کو ان مسائل سے سابقہ نہیں ہوتا) بھی قصداً احاطہ تحریر میں لانے سے گریز کیا ہے کہ ان مضامین کا لکھنا اور حاجی کا پڑھنا محض طبعیت پر بار کے مترادف ہے۔ اگر حاجی

کسی ایسے مسئلے سے دوچار ہوجائے جو کہ اس کے مطالعہ میں کبھی نہ آیا ہو تو ایسی غیر معمولی صورت میں کسی خوش عقیدہ سنی صاحبِ علم سے رجوع کیا جائے۔ ہاں البتہ جو اہم ضروری مسائل متعلق ارکان وواجبات حج اور سنن ومستحبات حج ہیں انہیں تحریر کر دیا ہے اسی طرح ممنوعات و مکروہات ارکان حج کو بھی تحریر کردیا ہے۔ مسائل حج وعمرہ اور طریقہ حج و عمرہ ترتیب سے تحریر کر دیئے ہیں نیز دعائیں اور مکہ شریف اور مدینہ شریف کی زیارتوں کی تفصیل بھی کتاب میں شامل ہے۔

اس طرح ہم نے اس کتاب کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے اول حصہ "قدم قدم رہنمائی" کے نام سے ہے جس میں گھر سے نکلنے سے لے کر سفر حج کے اختتام تک تمام مشاغل، معمولات ترتیب وار تحریر ہیں۔ دوسرا حصہ "سفر میں پڑھی جانے والی دعائیں" کے نام سے ہے جس میں سفر حج میں پڑھی جانے والی تمام دعائیں درج ہیں۔ تیسرا حصہ "مسائل حج وعمرہ" پر مشتمل ہے جس میں حجاج کرام کو درپیش آنے

والے مسائل مختصراً درج کیے گئے ہیں تفصیلی طور پر مسائل سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے مندرجہ بالا درج کتابوں سے استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ چوتھا اور آخری حصہ "مکہ شریف اور مدینہ شریف کی زیارتوں" کے نام سے موسوم ہے جس میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارتیں درج ہیں ان میں سے کچھ زیارتیں اب بھی موجود ہیں اور چند زیارتیں نجدی حکومت کی چیرہ دستیوں کی نظر ہوچکی ہیں۔

زیر نظر کتاب "انجمن ضیاء طیبہ" کے سلسلہ اشاعت کی چوتھی کڑی ہے۔ عازمین حج وزائرین مدینہ منورہ کے لیے یہ کتاب نہایت کارآمد ثابت ہوگی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور عازمین حج کے حق میں اس کتاب کو نافع بنائے اور اس کتاب میں کسی بھی طرح تعاون کرنے والے کو دین ودنیا کی خیر وبرکت سے مالامال فرمائے۔

فقط

ادارہ

توجہ فرمائیں

تمام عازمین حج تلبیہ شریف صحیح تلفظ کے ساتھ خوب اچھی طرح حفظ کرلیں اور اسے حالت احرام میں وقفہ وقفہ سے اس وقت تک (مرد حضرات) بلند آواز سے (خواتین) آہستہ آواز میں پڑھیں جب تک بیت اللہ شریف کے سامنے حاضر نہ ہوجائیں، جیسے ہی بیت اللہ شریف رکن اسود پر پہنچ کر طواف کا ارادہ کرلیں تو تلبیہ شریف پڑھنا موقوف کردیں۔

تلبیہ

لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ ط لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ ط اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَۃَ لَکَ وَالمُلکَ لَا شَرِیکَ لَکَ ط

دعائیہ کلمات

۱۔ حج وعمرہ پر جانے والے ساتھیوں سے درخواست ہے کہ وہ حرمین شریفین میں روزانہ اور عرفات ومزدلفہ اور منیٰ میں کم ازکم ایک دفعہ ضرور یہ دعا کرلیں۔

۲۔ انتہائی عاجزی وانکساری، خشوع وخضوع کے ساتھ روتے ہوئے دعا کیجئے اگر رونا نہ آئے تو رونے والا منہ بنالیجئے۔

۳۔ رب العالمین اس عمل پر آپ کو درج کی گئی دعاؤں کی جزا عطا فرمائے آمین۔

دعا کیجئے

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اس کے لئے ہے اور وہ ہر

چیز پر قادر ہے۔ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اس کی تعریف کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر۔ اللہ نے اس شخص کی تعریف سن لی اور قبول کر لی جس نے اس کی تعریف کی۔ اے اللہ ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے سب تعریف ہے۔ اے اللہ تو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرما۔

☆ یاذوالجلال والاکرام............!

☆ یارب العالمین............!

☆ یاارحم الراحمین............!

اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر، مالک ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے، اے پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے درگزر فرما، ہم پر

رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما، یا اللہ! ہم تجھ سے تیری محبت تیرے پیارے نبی کی محبت آل نبی کی محبت اور جن سے تو نے اور تیرے پیارے نبی نے محبت کی ان کی محبت مانگتے ہیں ہمیں عطا فرما جو ہمارے لئے اپنی جان مال، اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہو۔ یا اللہ! اپنے نبی ﷺ کی امت کے تمام مسلمین اور مسلمات اور ان کے آباؤاجداد، ماؤں، بہنوں، بھائیوں اور ان تمام لوگوں کو جو دعا کی درخواست کرتے ہیں سب کو بخش دے، ہماری گردنوں کو دوزخ سے آزاد کردے۔ اے اللہ! ہمارے تمام معاملات میں ہمارا انجام بخیر فرما۔ ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا، ہمارے دلوں کو پاک کر اور ہماری قبروں کو روشن فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف کردے۔ ہماری آخری عمر کو عمر کا بہترین حصہ بنادے اور ہمارے آخری اعمال کو بہترین اعمال اور ہماری اموات کو آسان فرما اور مرتے وقت کلمہ نصیب فرما ہر سال حج بیت اللہ وزیارت

مدینہ منورہ کی سعادت نصیب فرما اور وقت آخر مدینہ پاک میں شہادت کی موت اور جنت البقیع میں تدفین نصیب فرما۔ یا اللہ! ہم سب کو قیامت کی سختیوں سے اپنی پناہ عطا فرما۔ ہمیں نماز پر استقامت، زکوٰۃ کی ادائیگی، روزے رکھنے کی سعادت اور انفاق کی توفیق عطا فرما۔ ہمارے دلوں کی سختیوں کو نرم فرما۔ ہمیں اچھے کاموں کی توفیق اور بُرے کاموں سے پناہ عطا فرما۔ ہماری اولادوں کو فرمانبردار، ہماری غیر شادی شدہ بہنوں کو اچھے رشتے اور بے روزگاروں کو اچھا روزگار عطا فرما۔ ہمارے کاروبار میں وسعت، ترقی اور وافر رزق حلال عطا فرما۔ ہمیں غنا وفقر کے شر سے اپنی پناہ عطا فرما۔ ہمارے بچوں کو دینی اور دنیاوی امتحانات میں کامیابی عطا فرما، بے اولادوں کو اولاد عطا فرما، ہمارے بیماروں کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرما۔ یا اللہ! تمام اسلامی ممالک میں اور خصوصاً پاکستان میں امن اور سکون دے اور دہشت گردی سے پناہ عطا فرما۔ مسلمانوں اور اسلام کو عزت اور عروج عطا فرما۔ یہود و

نصاریٰ، ہنود ومجوس اور ملحدوں کے ظلم وستم سے پناہ عطا فرما۔ کشمیر، فلسطین اور تمام مسلمانوں کے مقبوضہ علاقوں کو آزادی عطا فرما۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کی جو بھی پریشانی، مشکل بیماری یا کوئی بھی معاملہ ہو اسے دور فرما۔ یا اللہ! ہمیں موت کے وقت تک دین پر قائم رکھ اور تبلیغ کی توفیق دے، بعد موت جنت الفردوس عطا فرما ہمیں اجتماعی گناہوں کی اجتماعی معافی اور انفرادی گناہوں کی انفرادی معافی کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں سود، رشوت اور ناجائز منافع کمانے سے اپنی پناہ عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارا ایمان اور یقین صادق ہے کہ تو نے ہماری ان سب دعاؤں کو قبول کرلیا۔ تیری تعریف کا حق ہم ادا نہیں کرسکتے تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

افضل درود اور اکمل سلام ہو تیرے پیارے نبی پر ان کے اہل وعیال پر۔ آمین ثم آمین۔ یارب العالمین۔

پہلا حصہ

سفرِ حج

قدم قدم رہنمائی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

سفر شروع کرنے سے پہلے

(۱) مسائل عمرہ اور طریقۂ حج وعمرہ اور حاضری مدینہ منورہ کا تفصیلی مطالعہ کیجئے (بہار شریعت حصہ ٦، انوار البشارہ، رفیق الحرمین وغیرہ کتابوں سے)

(۲) جس قدر ممکن ہو عربی میں دعائیں یاد کر لیجئے۔

(۳) حقوق العباد کی معافی کا خصوصی اہتمام کیجئے۔

(۴) سامان سفر وغیرہ کی خریداری سے فراغت حاصل کر لیجئے۔

(۵) احرام باندھنے کا طریقہ سیکھ لیجئے (عملاً)

(٦) وہ احرام جو پہن کر جانا ہے اس پر پہلے سے خوشبو لگا کر رکھ لیجئے

کہ یہ سنت ہے مگر عطر لگاتے وقت احتیاط کریں کہ احرام پر عطر کے دھبے نہ لگیں۔

(۷) ٹیکہ لگا کر ہیلتھ سرٹیفکیٹ حاصل کر لیجئے۔

(۸) اگر کوئی دوائی آپ کے مستقل استعمال میں ہے تو اس کا نام، کارڈ پر تحریر کروا کر وہ کارڈ ڈاکٹر سے تصدیق (اٹیسٹڈ) کروا کر سیل کروا لیجئے۔

(۹) حرمین شریفین میں رہائش اور معلم کا بندوبست کر لیں۔

(۱۰) ضعیف افراد اپنے ساتھ وہیل چیئر رکھ لیں یا حرمین شریفین میں عاریتاً یا قیمتاً حصول کا طریقہ سمجھ لیں۔

(۱۱) حرمین شریفین اور جدہ وغیرہ میں موجود عزیز واقارب کے پتے اور فون نمبر حاصل کر لیجئے۔

(۱۲) اپنے گروپ لیڈر سے رابطہ کر کے ملاقات کر لیجئے وگرنہ آپس میں اپنا کوئی شخص امیر بن جائے۔

(۱۳) قضائے عمری، قرض اور امانتوں کی ادائیگی جس قدر ممکن ہو جلد کر لیجئے۔

(۱۴) سلام بھجوانے اور دعا کی درخواست کرنے والے اپنے احباب وغیرہ کی فہرست (ڈائری میں) بنا لیجئے۔

(۱۵) والدین سے اجازت حاصل کیجئے۔ (خصوصاً نفل حج کے لئے)

(۱٦) نابالغ اور وہ افراد جنہیں اور کوئی حج کروا رہا ہے تمام رقم اپنی مِلک کروالیں۔

(۱۷) سفر مقدس میں سننے کے لئے خصوصی کیسیٹیں بنوا لیجئے۔

(۱۸) سفر میں اپنے وقت کے صحیح استعمال کی خاطر کسی تجربہ کار شخص سے (شب و روز) کا ٹائم ٹیبل بنوا لیجئے۔

(۱۹) سامان سفر، مال حلال کے ذریعے تیار کیجئے۔

(۲۰) عزیز واقارب دوست واحباب سے ملاقات وغیرہ سے جلد از

جلد فراغت حاصل کر لیجئے۔

(۲۱) صدقات دیجئے کہ اس سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔

(۲۲) جن حضرات کے ساتھ عورتیں اور بچے ہیں وہ عورتوں اور بچوں کو بھی مسائل وطریقہ وغیرہ پہلے ہی سے سمجھاتے جائیں (خصوصاً عورتوں کے مخصوص مسائل وغیرہ)۔

(۲۳) اگر روانگی اور واپسی کے اوقات آگے یا پیچھے کروانا ہوں تو اپنے شہر کے حاجی کیمپ سے ہی کروالیں۔

(۲۴) روانگی سے قبل اپنے پاسپورٹ اور تمام ضروری کاغذات کی ایک فوٹو کاپی گھر پر محفوظ رکھ لیجئے۔

(۲۵) حج پاسپورٹ کے ذریعے سفر کرنے والے، روانگی سے قبل ہی پاسپورٹ کا صفحہ "A" پھاڑ کر اپنے پاس محفوظ کر لیں۔

ضروری اصطلاحات

(۱) **اشہر حج**: حج کے مہینے یعنی شوال، ذیقعد، ذی الحج کے دس دن۔

(۲) **تلبیہ**:۔ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

(۳) **حج قِران**: حج وعمرہ ایک احرام کے ساتھ۔ (اپنے شہر سے احرام لازم ہے)

(۴) **حج تمتع**: حج وعمرہ الگ الگ احرام کے ساتھ۔

(۵) **حج افراد**: صرف حج کا احرام (صرف مقامی افراد کے لئے)۔

(٦) **طواف قدوم**: مفرد اور قارن کا حج سے پہلے سنت مؤکدہ طواف۔ (متمتع چاہے تو نفل طواف کرے)

(۷) **طواف زیارت**: عرفات کی حاضری کے بعد حاجی کے لئے لازمی طواف۔

(۸) **طواف وداع**: آفاقی حاجی کو رخصت ہونے سے قبل کرنا واجب ہے۔

(۹) **حرم**: مسجد الحرام کے اطراف وہ علاقہ جہاں شکار ممنوع ہے (مزدلفہ حدود حرم میں داخل جبکہ عرفات حدود حرم سے خارج ہے) اس کی حدود میلوں تک ہے اور ہر جانب اس کی حدود پر نشان لگے ہوئے ہیں۔ جو شخص حدود حرم میں ہو اسے حرمی یا اہل حرم کہتے ہیں۔

(۱۰) **حل**: حدود حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو حل کہتے ہیں۔ جو شخص حل کا رہنے والا ہو اسے حلی یا اہل حل کہتے ہیں۔

(۱۱) **میقات**: وہ مقام کہ مکہ معظّمہ جانے والے کو بغیر احرام اس سے آگے جانا جائز نہیں۔ میقات پانچ ہیں: پاکستانیوں کے لیے میقات "کوہ یلملم" ہے۔

(۱۲) **میقاتی**: وہ شخص جو میقات کے اندر رہتا ہے میقاتی کہلاتا ہے۔

(۱۳) **آفاقی**: وہ شخص جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہے وہ آفاقی کہلاتا ہے۔

(۱۴) **تنعیم**: مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران عمرے کے لیے جس مقام سے احرام باندھا جاتا ہے اب یہاں مسجد عائشہ بنی ہوئی

ہے اسے مسجد عمرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد الحرام سے 5 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(۱۵) **جعرانہ**: یہاں سے بھی قیام مکہ مکرمہ کے دوران احرام باندھا جاتا ہے۔ یہاں سے کیا جانے والا عمرہ بڑا عمرہ کہلاتا ہے۔ یہ مقدس مقام مکہ مکرمہ سے 29 کلومیٹر پر واقع ہے۔

(۱٦) **اضطباع**: سیدھا کندھا کھلا رکھنا (صرف دوران طواف)

(۱۷) **رمل**: طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر تیز تیز چلنا۔

(۱۸) **طواف**: خانہ کعبہ کے گرد سات چکر۔

(۱۹) **شوط**: طواف کا ایک پھیرا یا چکر۔

(۲۰) **صفا اور مروہ**: مسجد حرام سے متصل دو پہاڑیوں کے نام۔

(۲۱) **سعی**: صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانا۔

(۲۲) **میلین اخضرین**: صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز ستون۔

(۲۳) **مسعیٰ**: دو سبز ستونوں کا درمیانی فاصلہ۔

(۲۴) **مطاف**: مسجد الحرام کا وہ حصہ جہاں طواف کیا جاتا ہے۔

(۲۵) **حجر اسود**: خانہ کعبہ کے ایک کونے میں لگا ہوا کالا جنتی پتھر۔

(۲٦) **رکن اسود، رکن یمانی، رکن شامی، رکن عراقی**: یہ خانہ کعبہ کے چار کونوں کے نام ہیں۔

(۲۷) **حطیم**: کعبہ کے قریب نصف دائرہ نما دیوار۔

(۲۸) **استلام**: حجر اسود کو بوسہ دینا یا دور سے اشارہ کر کے ہاتھ وغیرہ چومنا۔

(۲۹) **مستجاب**: رکن اسود اور رکن یمانی کے درمیان کعبہ کی دیوار۔

(۳۰) **باب کعبہ**: خانہ کعبہ کا دروازہ۔

(۳۱) **ملتزم**: باب کعبہ اور حجر اسود کا درمیانی دیواری حصہ۔

(۳۲) **مستجار**: ملتزم کے بالکل پیچھے والی دیوار کا حصہ۔

(۳۳) **میزاب رحمت**: کعبہ کی چھت پر لگا ہوا سنہری پرنالہ۔

(۳۴) **باب السلام**: مسجد الحرام کا دروازہ جہاں سے عمرہ والے کو داخل ہونا سنت ہے (صفا اور مروہ کے درمیان جبل ابوقبیس جس پر آج کل محل نما عمارت ہے کے سامنے)۔ آج کل اس گیٹ کا نمبر 24 ہے۔

(۳۵) **حلق**: پورا سر مُنڈانا۔

(۳٦) **قصر**: چوتھائی سر کے بال کم از کم ایک پورے کے برابر کٹوانا۔

(۳۷) **براؤن پٹہ**: حجر اسود کی سیدھ میں فرش پر بنا ہوا پٹہ۔

(۳۸) **منیٰ**: مسجد الحرام سے 5 کلومیٹر دور وہ وادی جہاں حاجی قیام کرتے ہیں یہاں مسجد الخیف ہے۔

(۳۹) **جمرات**: منیٰ وہ تین مقام جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلے شیطان کا نام جمرۃ الاخری یا جمرۃ العقبیٰ (بڑا شیطان)، دوسرے شیطان کا نام جمرۃ الوسطیٰ (درمیانہ شیطان) اور تیسرے شیطان کا نام جمرۃ الاولیٰ (چھوٹا شیطان) ہے۔

(۴۰) **رمی**: شیطان کو کنکریاں مارنا رمی کہلاتا ہے۔

(۴۱) **عرفات**: منیٰ سے تقریباً 11 کلومیٹر دور میدان جہاں 9 ذی الحج کو حجاج جمع ہوتے ہیں۔ یہاں مسجد نمریٰ ہے۔ (مسجد نمری کا کچھ حصہ حدود عرفات سے باہر ہے)

(۴۲) **وقوف**: عرفات میں ٹھہرنا وقوف کہلاتا ہے۔

(۴۳) **جبلِ رحمت**: عرفات کا وہ مقدس پہاڑ جہاں وقوف افضل ہے۔

(۴۴) **مزدلفہ**: منیٰ سے عرفات کی طرف 5 کلومیٹر پر واقع میدان۔

(۴۵) **وادی محسّر**: مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا (یہاں سے گزرتے وقت تیزی سے گزرنا سنت ہے)

(۴٦) **بطن عرُفہ**: عرفات کے قریب ایک جنگل جہاں حاجی کا وقوف درست نہیں۔

(۴۷) **مُدعیٰ**: مسجد الحرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ کے درمیان کا مقام جہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

پورے سفر کے معمولات

(۱) اگر ممکن ہو تو اپنے شہر سے اناج کے (ٹن پیک) ڈبے، نمکو، بسکٹ اور کچا اناج ساتھ لے جائیے۔

(۲) دعائیں چاہے عربی مسنون ہوں یا اپنی مادری زبان میں کثرت سے کیجئے نیز استغفار، لبیک اور درود شریف کی صورت میں ہر مقام، ہر قدم اور ہر منزل پر دعا ضرور کیجئے۔

(۳) روزانہ کے خرچ کا مکمل حساب (ایک علیحدہ ڈائری میں) رکھئے۔

(۴) استنجا خانوں میں سمت قبلہ کی احتیاط رکھئے اور ٹشو پیپر کے استعمال سے پرہیز کیجئے۔

(۵) پورے سفر خصوصاً ایام حج میں Fast Food سے پرہیز کیجئے نیز پانی کا استعمال زیادہ سے زیادہ کیجئے اور توانائی کے لیے گلوکوز

وغیرہ استعمال کیجیے۔

(٦) کھانے کے لئے پاکستانی ہوٹل کا انتخاب کیجئے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیے کہ گوشت مسلمان کے ہاتھ سے ذبح شدہ ہو۔ فریزر کا گوشت مشکوک ہے۔

(۷) نوافل پر قضائے عمری کو فوقیت دیجیے۔

(۸) گلے میں لٹکانے والا چھوٹا بیگ (ضروری سامان کے لئے) اور معلم کارڈ ہر وقت ساتھ رکھیے۔

(۹) کس مقام پر نماز قصر ہوگی اور کس مقام پر پوری ادا کی جائے گی اس کے مسائل تفصیل سے سمجھ لیجئے (بالخصوص حج کے ایام کے لیے) یاد رہے کہ دوران سفر سنتیں اور نوافل معاف نہیں۔ (اس کتاب کے مسائل کے حصہ میں نماز مسافر کی مختصر تفصیل درج کی گئی ہے)۔

(۱۰) ہر کام میں سنتوں کا پاس اور ادب کا لحاظ رکھیئے۔

(۱۱) تسبیح ہر وقت ہاتھ میں رکھیئے۔

(۱۲) ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کیجیے۔

(۱۳) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی عادت ڈالئے۔

(۱۴) احرام کی حالت کے علاوہ ہر وقت سر ڈھانکنے اور عمامے کی عادت ڈالئے۔ عورتیں چہرے کا بھی پردہ کریں۔

(۱۵) پورا سفر باآواز بلند ہنسنے، ہنسی مذاق نیز غیبت، چغلی، جھوٹ اور عیب جوئی وغیرہ وغیرہ سے پرہیز کیجئے (بچاؤ کے لیے اپنے آپ کو سزا دینے والا طریقہ استعمال کیجئے)

(۱٦) لوگوں سے الجھنے سے پرہیز کیجئے۔

(۱۷) بیگ میں فوٹو وغیرہ رکھنے اور بیگ پر الکحل والے قلم سے لکھنے میں احتیاط کیجئے، ورنہ نماز میں وہ بیگ جسم سے جدا کر لیجئے۔

(۱۸) تمام ضروری کاغذات کی ایک کاپی ہر وقت اپنے ساتھ، دوسری بڑے بیگ میں رکھئے۔

(۱۹) عورتیں بغیر محرم سفر سے پرہیز کریں۔
(۲۰) وہاں کے لوگوں کے افعال وحرکات پر اعتراض سے پرہیز کیجئے۔
(۲۱) قطب نما ہر وقت ساتھ رکھئے۔
(۲۲) اپنے سامان اور رقوم وغیرہ کی حفاظت کیجئے (خصوصاً حالت احرام میں اور ایئرپورٹ پر)
(۲۳) اگر آپ کے پاس T.C ٹی سی کی صورت میں ڈالر ہیں تو ایک دستخط پہلے سے کر لیجئے نیز انکیش منٹ سرٹیفکیٹ (Encashment Certificate) کو بھی سنبھال کر رکھئے۔
(۲۴) عمر رسیدہ افراد اور بزرگوں کی خدمت کا شرف حاصل کیجئے۔
(۲۵) بدعقیدہ لوگوں سے بہت دور رہئے (خصوصاً نماز میں)
(۲۶) کھانا پکانے اور کپڑے دھونے کا انتظام ہو سکے تو اپنے ہاتھ سے کیجئے۔

(۲۷) حالت احرام میں عورتیں پنکھے وغیرہ سے پردہ کریں۔
(۲۸) بدنظری سے ہر وقت پرہیز کیجئے۔
(۲۹) نیند کم سے کم کرنے کی کوشش کیجئے۔
(۳۰) ہر مقدس مقام کا نقشہ ذہن نشین کرنے کی کوشش کیجئے۔
(۳۱) ہو سکے تو تمام سفر ننگے پیر یا پھر ضرورتاً موزے کے ساتھ کیجئے۔
(۳۲) غصہ پر کنٹرول کیجئے۔

غصہ دور کرنے کے طریقے:۔

(الف) اپنے گناہوں پر نظر کیجئے اور دل کی طرف نظر کر کے یہ آیت پڑھیئے: وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ
(ب) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھیئے۔
(ج) کھڑے ہوں تو بیٹھ جایئے، بیٹھے ہوں تو لیٹ جایئے۔
(د) وضو کر لیجئے

(ھ) درود شریف پڑھیئے۔
(و) یا وَدُوْدُ پڑھیے۔
(۳۳) جب کسی نئی منزل پر پہنچیں دو رکعت نفل پڑھیئے نیز یہ دعا کیجئے۔
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
(۳۴) کسی مشکل میں پھنس جائیں تو ۳ مرتبہ پڑھئے:
یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ
(۳۵) اگر کوئی چیز گم ہو جائے یا کوئی مقام نہ ملے تو قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَدْرِكْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ پڑھیے۔
(۳۶) دشمن کا خوف ہو تو سورۂ فیل پڑھیے۔
(۳۷) جب بھی بلندی پر چڑھیں اللہ اکبر پڑھیے۔
(۳۸) جب بھی بلندی سے اتریں سبحان اللہ پڑھیے۔
(۳۹) پورے سفر میں کم از کم 3 مرتبہ قرآن پاک ختم کیجئے۔
(۴۰) پورے سفر میں کم از کم چار مرتبہ درود اکبر پڑھیے۔

(۴۱) کسی ایک کو ضرور قرآنی تعلیم دینے کے لیے ابتدائی قاعدہ پڑھایئے۔
(۴۲) مکہ شریف، مدینہ شریف، منیٰ شریف، مزدلفہ شریف میں رات کے وقت بعد نماز عشاء کھلے آسمان کے نیچے مکمل سورۂ بقرہ کی تلاوت کیجئے نیز میدان عرفات میں ظہر کے بعد سورۂ بقرہ پڑھیئے، حفاظ کرام نماز میں سورۂ بقرہ پڑھیں۔
(۴۳) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مقامی اور دنیا بھر سے آئے ہوئے علمائے اہلسنّت سے ملاقات اور خدمت کا شرف حاصل کیجئے۔
(۴۴) جو حضرات قرآن شریف نہیں پڑھ سکتے وہ پورے سفر کے دوران سوا لاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ مع درود شریف کے پڑھیں یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
(۴۵) چلتی گاڑی، بحری جہاز اور ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کے طریقے کے متعلق معلومات حاصل کر لیجئے۔

(۴۶) احرام کے ساتھ خوشبو نہ رکھیے۔
(۴۷) چپل گم یا تبدیل ہو جانے کی صورت میں ہرگز ہرگز دوسرے نہ اٹھایئے جیسا کہ وہاں رائج ہے۔

روزانہ کے معمولات

(۱) روزانہ شجرۂ طیبہ پڑھیئے۔
(۲) روزانہ فجر کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ (یَا عَزِیْزُ یَا اَللّٰهُ)...... اور ۱۰۰ مرتبہ (هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) پڑھیے۔
(۳) روزانہ ظہر کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ (یَا كَرِیْمُ یَا اَللّٰهُ)...... اور ۱۰۰ مرتبہ (هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ) پڑھیے۔
(۴) روزانہ عصر کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ (یَا جَبَّارُ یَا اَللّٰهُ)...... اور ۱۰۰ مرتبہ (هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ) پڑھیے۔
(۵) روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ (یَا سَتَّارُ یَا اَللّٰهُ)......

اور ۱۰۰ مرتبہ (هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ) پڑھیے۔
(۶) روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ (یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰهُ)...... اور ۱۰۰ مرتبہ (هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ) پڑھیے۔
(۷) روزانہ فجر اور عصر کے بعد بغیر حرکت اور بات چیت کئے ۱۰ مرتبہ چہارم کلمہ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ سے لے کر وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (سورۂ حشر، پارہ نمبر ۲۸) تک پڑھیے۔
(۸) فجر اور عصر کی نماز کے بعد دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھیے۔
(۹) بعد نماز فجر ۱۰۰ مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھیے۔
(۱۰) ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھیے۔
(۱۱) ہر نماز کے بعد آنکھوں پر انگلیاں رکھ کر ۱۱ مرتبہ یَا نُوْرُ پڑھیے۔

(۱۲) ہر نماز کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر ۷ مرتبہ یَا مُمِیْتُ پڑھیے۔
(۱۳) ہر فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر ۱۱ مرتبہ یَا قَوِیُّ پڑھیے۔
(۱۴) ہر نماز کے بعد کھڑے کھڑے یا بیٹھے بیٹھے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے اول آخر درود شریف کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورۂ توبہ) پڑھیے۔
(۱۵) روزانہ کم از کم ۳۱۳ مرتبہ درود شریف بمع درود تاج اور درود تنجینا پڑھیے ہو سکے تو درود اکبر بھی پڑھیے۔
(۱۶) روزانہ ۱۰۰ مرتبہ استغفار، ۱۰۰ مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ پڑھیے۔
(۱۷) ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر پڑھیے۔

(۱۸) روزانہ رات سورۂ ملک اور صبح سورۂ یاسین کی تلاوت کیجیے۔
(۱۹) بھوک اور پیاس سے بچنے کے لئے روزانہ ۱۳۴ مرتبہ یَا صَمَدُ پڑھیے۔
(۲۰) روزانہ رات کو لیلۃ القدر والی دعا (اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا غَفُوْرُ) تین مرتبہ پڑھیے۔
(۲۱) اپنا ہر کام ایصال ثواب کیجئے اور عزیز و اقارب و مرحومین کے لئے دعا کیجیے۔
(۲۲) روزانہ کچھ نہ کچھ علم حاصل کرنے، کتابیں وغیرہ پڑھنے کی کوشش کیجیے۔
(۲۳) ہو سکے تو روزانہ اسماء الحسنٰی پڑھیے۔
(۲۴) ہو سکے تو دلائل الخیرات شریف اور حزب البحر کی تلاوت کیجیے۔

عمرہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً م بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ
لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ط

(۱) غسل کیجئے، تیل، خوشبو، سرمہ وغیرہ لگایئے۔
(۲) ناخن تراشیئے، بغل اور موئے زیر ناف وغیرہ کی صفائی نیز سر کے بال احتیاطاً چھوٹے کروا لیجئے۔
(۳) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو گھر کے اندر چار نوافل سفر پڑھیے۔ اور آخری کی پانچ سورتیں یعنی قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (بسم اللہ شریف کے ساتھ)

اور آخر میں ایک مرتبہ مزید بسم اللہ شریف اور آیۃ الکرسی پڑھ لیجیے۔
(۴) دعا، توبہ، حقوق العباد کی معافی، والدین کی دست بوسی اور ان سے درخواست دعا کیجئے۔
(۵) سفر کے لیے جو سامان پیک کیا ہے اس کو اچھی طرح چیک کر لیجئے۔
(۶) احرام کی دھلی ہوئی خوشبو لگی چادریں پہن لیجئے۔ تعویذ پہنا ہوا ہے تو اتار کر سامان کے ساتھ رکھ لیجئے۔ بیلٹ باندھ لیجئے، گھڑی پہننے میں مضائقہ نہیں البتہ احرام میں گرہ لگانا اور پن لگانا مکروہ ہے۔ چونکہ آپ نے اب تک احرام کی نیت نہیں کی لہذا سر کا ڈھکا ہوا ہونا بھی سنت ہے۔
(۷) عورتیں احرام کی حالت میں سر ڈھکا رکھیں جبکہ چہرہ، ہاتھ کی ہتھیلی، پاؤں کے پنجے کھلے رہیں گے۔ وضو کرتے وقت انہیں

البتہ ضرور سر سے چادر کھولنی ہوگی۔
(۸) اب اپنے محلے کی مسجد میں دو رکعت نفل (سفر کی نیت سے) ادا کیجئے۔
(۹) پیر و مرشد سے ملاقات کیجئے، مزارات پر حاضری نیز قبرستان میں حاضری دیجئے۔
(۱۰) سفر شروع کرنے سے قبل صدقہ دیجئے توبہ اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کیجئے۔
(۱۱) حقوق العباد معاف کیجئے اور کروایئے نیز لبیک کی کثرت کیجیے۔
(۱۲) ایئرپورٹ پر تسلی سے معانقہ اور مصافحہ کے ساتھ الوداعی ملاقات کیجئے۔
(۱۳) ایئرپورٹ کے اندر جا کر امیگریشن، بورڈنگ کارڈ کے حصول، سامان لگیج کروانے اور دستی سامان پر ٹیگ لگانے وغیرہ کے مراحل سے فراغت حاصل کیجئے۔

(۱۴) اب سر ڈھانک کر احرام کے (عمرے کے) دو نفل ادا کیجئے پہلی رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھیئے پھر فوراً سر کھول دیجئے، پھر عربی یا اردو زبان میں عمرے کی نیت کیجئے، پھر تین مرتبہ باآواز بلند لبیک کہیئے (ایک مرتبہ کہنا واجب ہے)، پھر دعائے خصوصی کیجئے (کہ یہ سنت ہے)۔

نیت عمرہ:۔

نیت کی میں نے عمرہ کی ادائیگی کی اے اللہ عزوجل اسے قبول فرما اور میرے لئے اسے آسان فرما۔
(۱۵) اب احرام کے ناجائز اور مکروہ افعال سے بچئے۔ (مزید تفصیلات بہار شریعت میں دیکھیں، مختصر تفصیل آگے آ رہی ہے)

(۱۶) تمام سفر میں آداب وسنت کا لحاظ رکھیئے، ہر وقت باوضو رہئے، ہنسی مذاق سے پرہیز کیجئے۔
(۱۷) جدہ شریف پہنچ کر اگر ہو سکے تو چپل اتار دیجئے، زمین جدہ کو بوسہ دیجئے، نفل پڑھیئے۔
(۱۸) جدہ ایئرپورٹ پہنچنے کے بعد وہاں کی امیگریشن سامان کے حصول اور کسٹم چیکنگ میں خوب صبر و تحمل کا مظاہرہ کیجئے۔
(۱۹) ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی "مکتبۃ الوکلاء" یونائیٹڈ آفس سے نقل جماعی (بس) کے کوپن وصول کیجئے۔ ان کوپنوں کے ذریعے آپ کے بسوں کے ذریعے مختلف سفر ہوں گے جن کی ادائیگی پہلے ہی ہو چکی ہے۔
(۲۰) اب آپ ایئرپورٹ کے بیرونی حصہ میں جو کہ چھتریوں سے ڈھکا ہوا ہے اپنے سامان سمیت اس مقام تک پہنچئے جہاں آپ کے ملک کے جھنڈے لگے ہوئے ہیں یہاں سے آپ کو معلم

کی بسوں میں سوار کیا جائے گا۔
(۲۱) بسوں میں آپ سے پاسپورٹ اور نقل جماعی کے کوپن لے لیے جائیں گے اور مکہ شریف میں طے شدہ معلم کے دفتر میں جمع کروا دیئے جائیں گے اور آپ کو معلم کا کارڈ دے دیا جائے گا۔
(۲۲) معلم کا دیا ہوا کارڈ اور اصل ہوائی ٹکٹ آپ اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ اس عارضی کارڈ کے عوض آپ کو دو، تین دن بعد معلم کے دفتر سے آپ کا تصویر والا شناختی کارڈ جاری کر دیا جائے گا۔
(۲۳) مکہ شریف میں داخلے سے قبل غسل کیجئے نیز دخول مکہ کی دعا پڑھیئے۔
(۲۴) مکہ مکرمہ پہنچ کر خاک مکہ کو بوسہ دیجئے، آنکھوں میں لگایئے، ضرورت ہو تو گھر وغیرہ کا انتظام، آرام اور کھانے وغیرہ سے

فراغت حاصل کیجئے۔
(۲۵) باب السلام سے مسجد الحرام میں داخل ہوں، درود پڑھیئے، مسجد کی دعا اور اعتکاف کی نیت کیجئے۔ (بغیر اعتکاف کی نیت کے مسجد میں زم زم پینا بھی گناہ ہے)۔
(۲۶) آنکھیں نیچی کیے آگے بڑھیئے۔ پھر خانہ کعبہ کو دیکھتے ہوئے دعا کے لئے تیار ہو جایئے پھر خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے ہی درود پاک پڑھیئے اور دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسا بنا دے کہ میری ہر دعا قبول ہو پھر جو مانگ سکتے ہیں مانگ لیجئے۔
(۲۷) مطاف میں داخل ہو کر مختلف مقامات کا جائزہ لے لیجئے۔
(۲۸) طواف شروع کرنے سے پہلے براؤن پٹے کے الٹی طرف آ کر سیدھا کاندھا کھول دیجئے اور آخری مرتبہ لبیک کہہ لیجئے پھر خانہ کعبہ کی طرف منہ کرتے ہوئے نیت کیجئے۔

طواف کی نیت:

نیت کی میں نے طواف کے سات پھیروں کی اے اللہ عزوجل اسے قبول فرما اور میرے لئے اسے آسان فرما۔
(۲۹) اب براؤن پٹے پر آ کر استلام کیجئے (اس وقت حجر اسود کو مت چھویئے کہ خوشبو لگنے کا احتمال ہے)
(۳۰) استلام کرتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ پڑھیئے۔
(۳۱) خانہ کعبہ کو بائیں جانب رکھتے ہوئے طواف شروع کیجئے، مرد پہلے تین پھیروں میں رمل کریں دوران طواف حطیم سے نہ گزریں۔
(۳۲) سمت مدینہ پہنچ کر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود بھیجئے۔

(۳۴) خانہ کعبہ کے قریب طواف کیجئے بھیڑ ہو تو رمل کے لئے دور طواف کیجئے۔ دعائیں، درود وسلام، استغفار، تیسرا کلمہ شریف وغیرہ پڑھتے جائیے۔ دوران طواف با آواز بلند دعا اور تلاوت قرآن مکروہ ہے۔ اسی طرح غیر ضروری گفتگو مکروہ البتہ دینی مسائل پر گفتگو جائز ہے۔

(۳۴) رکن یمانی پر ممکن ہو تو سیدھے ہاتھ یا دونوں ہاتھوں سے چھو کر بوسہ دیجئے اور اب یہاں سے حجر اسود تک مسنون دعا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پڑھیے۔

(۳۵) دوران طواف خانہ کعبہ کو مت دیکھئے اور نہ اس کی طرف منہ اور سینہ کیجئے اور نہ ہی کہیں دعا کے لیے رکیے اور نہ ہی پھیروں کے درمیان بلاضرورت وقفہ کیجئے۔

(۳٦) دوران طواف وضو ٹوٹ جانے یا نماز کا وقت آجانے کے متعلق تفصیلات جاننے کے لئے پہلے ہی سے بہار شریعت حصہ ٦ کا مطالعہ کر لیجئے۔

(۳۷) پہلا پھیرا حجر اسود پر آکر مکمل ہوا پھر براؤن پٹے پر آکر خانہ کعبہ کی جانب منہ کر کے استلام کیجئے اور حسب سابق دوسرا پھر تیسرا پھیرا رمل کے ساتھ مکمل کیجئے اور باقی چار پھیرے بغیر رمل صرف چل کر کیجئے اور طواف کے سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد آٹھواں استلام کیجئے۔

(۳۸) طواف کے سات پھیروں کی گنتی کے لیے سات دانوں والی تسبیح ساتھ میں رکھئے۔

(۳۹) صرف دوران طواف ہی نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت ہے اس کے علاوہ کہیں بھی نمازی کے آگے سے گزرنے والا سخت گناہ گار ہوگا۔

(۴۰) اب کندھا ڈھانپ لیجئے۔ مقام ابراہیم پر آکر اسے بوسہ دیجئے اور یہ آیت پڑھیں وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلّٰی پھر دو رکعت پڑھیئے پہلی میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھیئے، مکروہ وقت ہو تو نوافل کچھ وقت کے لئے موقوف رکھیے۔ (یہ نفل پڑھنا واجب ہیں)

(۴۱) اب ملتزم سے لپٹئے اور خوب خوب دعا کیجئے۔ مقام ملتزم پر خوشبو لگے ہونے یا رش ہونے کے سبب لپٹ نہ سکیں تو قریب کھڑے ہو کر ہی دعا کر لیں۔

(۴۲) اب زم زم شریف خوب پیٹ بھر کر سنت کے مطابق پیجئے نیز زم زم پیتے ہوئے بھی دعا کیجیے۔

(۴۳) اب سعی شروع کرنے سے پہلے پھر حجر اسود کے پاس آیئے اور عمرے کا آخری یعنی نواں استلام کیجئے یہ مستحب ہے۔

(۴۴) اب باب الصفا سے باہر آیئے مسجد سے باہر نکلنے کی دعا پڑھیئے

صفا شریف کو بوسہ دیجئے اور صفا پر کچھ اوپر چڑھ کر خانہ کعبہ کو دیکھتے ہوئے دعا کیجیے۔

(۴۵) اب سعی کی نیت کیجئے اور مروہ کی جانب چلیے۔

سعی کی نیت:۔

نیت کی میں نے سعی کے سات پھیروں کی اے اللہ عزوجل اسے قبول فرما اور میرے لئے اسے آسان فرما۔

(۴٦) صرف مرد حضرات دو سبز ستونوں کے درمیان دوڑیں۔ یہ دوڑنا رمل سے تیز ہو مگر بے تحاشہ بھاگنا مسنون نہیں پھر مناسب رفتار سے چلنا شروع کر دیجئے۔

(۴۷) مروہ پر پہنچ کر پھر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کیجئے اور دوسرے پھیرے کے لئے صفا کی طرف چلنا شروع کر دیجیے۔

(۴۸) پھر دو سبز ستونوں کے درمیان دوڑیئے اور پھر چلتے ہوئے صفا پر

اپنا دوسرا پھیرا مکمل کیجیے۔

(۴۹) یاد رکھیئے! سعی کے دوران نہ ہی کوئی استلام ہے اور نہ ہی اضطباع۔ باوضو سعی کرنا مستحب ہے البتہ بے وضو اور حائضہ بھی سعی کر سکتے ہیں۔

(۵۰) اسی طرح دعائیں، ذکر و اذکار، درود و سلام، استغفار، نعت خوانی اور مناجات وغیرہ کرتے ہوئے ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کیجیے۔

(۵۱) اب مسجد الحرام میں آکر حجر اسود کے قریب دو رکعت نفل پڑھیئے (یہ نفل پڑھنا واجب نہیں)

(۵۲) اب حلق کروانے کے لئے مسجد سے باہر آکر قبلہ رو بیٹھ کر پہلے بسم اللہ پڑھیے، پہلے سیدھی جانب اور پھر الٹی جانب کے بال صاف کروائیے۔

(۵۳) دوران حلق تکبیر اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد پڑھیے اور حلق کے ابتداء اور اختتام پر دعا کیجئے۔

(۵۴) سر منڈوانے (حلق کروانے) کے لئے خوشبو والے صابن کے استعمال سے بچیئے۔

(۵۵) عورتیں رمی سے فارغ ہو کر تقصیر کریں یا کروائیں۔ اگر مرد بھی چاہیں تو حلق کے بجائے تقصیر کروا سکتے ہیں البتہ حلق کروانا افضل ہے۔

(۵٦) الحمد للہ آپ کا عمرہ مکمل ہوا اللہ کا شکر ادا کیجئے، غسل کیجئے اور سلے ہوئے کپڑے پہن لیجیے۔

(۵۷) جب کبھی کعبہ پر نظر پڑے تین مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَر اور پھر تین مرتبہ درود پڑھ کر جو دعا مانگیں قبول ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مکہ مکرمہ میں رہائش کے دوران

(۱) اگر ہو سکے تو بغیر چپل (ننگے پیر یا پھر موزے پہن کر) گزاریے مگر حرم شریف میں داخلے سے پہلے پاؤں اچھی طرح دھو لیجیے۔

(۲) ہر مقدس مقام پر نفل ادا کیجئے اور اسے بوسہ دیجیے۔

(۳) ہر مقدس مقام کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کیجیے۔

(۴) ہر مقدس مقام پر شہادت کی انگلی سے سورۂ قصص کی آیت نمبر 85، "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ" اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے تحریر کیجیے۔ (خصوصاً خانہ کعبہ کی دیواروں اور مسجد نبوی شریف کی دیواروں پر)

(۵) ہر نماز مسجد الحرام میں اور با جماعت (اپنی) پڑھیئے۔ عورتوں کا

گھر میں نماز پڑھنا حرم شریف میں پڑھنے سے افضل ہے۔

(٦) وہابیوں بد دینوں سے ہر جگہ دور رہیے (خصوصاً نماز میں)۔

(۷) مسجد الحرام میں کم از کم ایک قرآن شریف کا ختم کیجیے۔

(۸) مسجد الحرام میں کم از کم ایک صلوۃ التسبیح پڑھیے۔

(۹) مسجد الحرام میں ذکر اللہ کیجیے۔ (کیسٹ وغیرہ کا ساتھ لے کر ہی)۔

(۱۰) مسجد الحرام میں کم از کم ایک مرتبہ مکمل قصیدۂ بردہ شریف پڑھیے۔

(۱۱) زیادہ سے زیادہ وقت مسجد الحرام میں خانہ کعبہ کے سامنے گزاریئے۔

(۱۲) مسجد الحرام میں مختلف مقام پر بیٹھیے خصوصاً سمت مدینہ (مستجاب کی طرف چہرہ کر کے)۔

(۱۳) سرکار مدینہ ﷺ کی ولادت گاہ پر ہر پیر کو صبح کے وقت حاضری

دیجیے۔

(۱۴) نیند کم از کم کیجیے۔

(۱۵) زیادہ وقت عمرہ اور طواف میں گزاریئے۔ صرف 10 تا 13 ذی الحج عمرہ ممنوع ہے۔

(۱٦) ہو سکے تو ۳۰ عمرے اور ۲۰۰ طواف کیجئے۔ یہ طواف و عمرے اپنے زندہ عزیز و اقارب اور دوست احباب اور مرحومین کے نام پر بھی ہو سکتے ہیں۔

(۱۷) گھر میں سوتے وقت اور استنجاء کے وقت سمت قبلہ کا خیال رکھیے۔

(۱۸) مطاف مسجد الحرام میں بھی اور رہائش گاہ میں بھی دوران نماز استقبال قبلہ کا خصوصی خیال رکھیے۔

(۱۹) ہر تکلیف پر آج سے سینکڑوں سال پہلے کے لوگوں کے سفر کو یاد کر کے شکوہ شکایت سے پرہیز کیجیے۔

(۲۰) گھر میں بھی زم زم شریف استعمال کیجئے، مگر کپڑے دھونے میں استعمال نہ کیجیے صرف پینے کے لئے استعمال کیجیے۔

(۲۱) کم از کم بارہ روزے رکھنے کی کوشش کیجیے۔

(۲۲) مسجد الحرام میں درود شریف پڑھتے ہوئے ڈائری نکال کر اپنے ہر عزیز و اقارب اور دوست و احباب اور مرحومین کے لئے کم از کم ایک مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیے مثلاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِ اس درود پاک کو پڑھنے سے چھ لاکھ درود پاک کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۳) مسجد الحرام اور مکہ المکرّمہ میں جھاڑو دینے کا شرف حاصل کیجیے۔

(۲۴) یکم ذی الحج کو بعد نماز فجر خانہ کعبہ کی صفائی اور غسل میں شرکت کیجئے اور غسل کعبہ کا پانی محفوظ کر لیجیے۔

(۲۵) جاتے ہی نماز کے اوقات کا ٹائم ٹیبل خرید لیجئے اور حنفیوں کی عصر کے وقت کا تعین کر لیجیے۔

(۲٦) ٹیلیفون کارڈ خرید لیجئے، ٹیلیفون کیبن کی سہولت اور رات میں خصوصی رعایت سے فائدہ اٹھایئے۔

(۲۷) بس کی ٹکٹیں خرید لیجئے نیز افطار کے لئے کھجوریں خرید لیجیے۔

(۲۸) عام طواف (سلے ہوئے کپڑوں میں) ہو تو طواف کے بعد پہلے ملتزم پر حاضری اور پھر مقام ابراہیم کے نوافل ادا کیجئے۔ ان طواف کے بعد سعی نہیں ہوگی۔

(۲۹) خدام مسجد الحرام سے خانہ کعبہ کے غلاف کے ٹکڑے نیز دوسرے تبرکات حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔

(۳۰) مکہ شریف کے پھل اور کھانے کھایئے۔

(۳۱) غلاف کعبہ نوچنے سے پرہیز کیجیے۔

جب موقع ملے تو حجر اسود کو ضرور بوسہ دیجئے مگر خیال رہے کہ

حقوق العباد تلف نہ ہوں اور عورتوں سے پردہ رہے۔

(۳۲) حطیم، زم زم شریف کے کنویں کے قریب، مکان ام ہانی اور دوسرے مقدس مقامات پر نوافل ادا کیجیے۔

(۳۳) مقامی سنی حضرات سے دوستی کیجئے نیز دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے سنی حضرات سے دوستی کیجئے اور تعلقات بڑھانے کے لئے پتے اور فون نمبر وغیرہ حاصل کر لیجیے۔

(۳۴) جہاں موقع پائیں اپنے مذہب کی تبلیغ، نیکیوں کی دعوت اور بُرائیوں سے روکنے کی کوشش ضرور بالضرور کیجیے۔

(۳۵) اگر کبھی مجبوراً بغیر نیت جماعت میں شامل ہونا پڑے تو نظارۂ حجر اسود وغیرہ کیجیے۔ اسی طرح مناسب سمجھیں تو کبھی مسجد الحرام کی چھت سے بھی نظارے کیجیے۔

(۳٦) وہاں کی پرانی اور نئی تصاویر خریدیئے۔

(۳۷) وہاں کی کوئی لکڑی مسواک کے طور پر استعمال نہ کیجیے۔

(۳۸) وہاں کے کبوتروں کو باجرہ اور دالیں، بلیوں کو دودھ اور بھیڑ اور بکریوں کو چارہ دیجئے۔

(۳۹) مسجد عائشہ عمرے کے لئے اس طرح جایئے کہ آپ کی ہر فرض نماز مسجد الحرام ہی میں ہو۔

(۴۰) جعرانہ سے بڑا عمرہ کیجئے۔

(۴۱) واپسی میں ممکن ہو تو مدینہ شریف سے سرکار ﷺ کے نام کے عمرے کا احرام مسجد نبوی سے باندھ کر عمرہ کیجئے۔

(۴۲) وہاں کے کبوتر، بلی، بکری وغیرہ جانوروں کو نہ ستایئے۔

(۴۳) مچھر، مکھی، کھٹمل، لال بیگ وغیرہ جانور مار سکتے ہیں۔

(۴۴) ہو سکے تو ایک دن رات غار حرا پر گزاریے ورنہ جتنا ہو سکے نیز غار ثور پر بھی حاضری دیجیے۔

(۴۵) کوشش کیجئے کہ مطاف میں چلتے پھرتے کعبہ شریف کو پیٹھ نہ ہو۔

(۴٦) وہاں صدقات کی کثرت کیجئے البتہ مسجد الحرام کے اندر مانگنے والوں کو دینا ممنوع ہے۔

(۴۷) کفن کا کپڑا آب زم زم میں بھگویئے۔

(۴۸) شہر مکہ مکرمہ کے دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کیجئے اور وہاں نوافل ادا کیجئے۔

(۴۹) ابتدائی دنوں میں اپنا ٹائم ٹیبل بنا لیجئے (سونے، کھانے، عمرے، طواف، تلاوت، نعت خوانی، مطالعہ وغیرہ کا)۔

(۵۰) قضائے عمری ادا کرتے رہیے۔

(۵۱) فرائض و نوافل سمیت اپنا ہر نیک کام ایصال کرنے کی عادت ڈالئے۔

(۵۲) زبان، شرم گاہ اور نظر کی خصوصی حفاظت کیجیے۔

(۵۳) حرام کاموں سے پرہیز کیجیے (مثلاً فوٹو کھنچوانا، داڑھی منڈوانا، بدنظری اور عورتیں بے پردگی سے بچیں)۔

(۵۴) حرم شریف کی صفائی کے وقت احتیاط کیجیے۔

(۵۵) جنت المعلیٰ (قبرستان) پر باہر سے ہی حاضری دیجیے۔

(۵٦) حج کے بعد عبادت پر توجہ رکھیے اور بازاروں سے دور رہیے۔

(۵۷) بعد کے عمرے اسی طرح ادا کیجیے جیسے پہلا عمرہ ادا کیا تھا۔ نیت حدود حرم سے باہر جا کر کرنا ہوگی جبکہ اختتام حلق پر ہوگا چاہے سر پر بال نہ ہوں۔ سعی کے بعد حلق اپنے ہاتھوں سے بھی جائز ہے اور کسی دوسرے محرم کا حلق بھی آپ سعی کے بعد کر سکتے ہیں۔

(۵۸) ہر طواف کے بعد بغیر نفل ادا کئے دوسرا طواف مکروہ ہے البتہ مکروہ اوقات میں حرج نہیں۔

ہر عمرے کے بعد حلق سے پہلے دوسرے عمرے کے لیے احرام کی نیت پر دم ہے۔

(۵۹) پیشاب اور ریح کی شدت میں طواف نہ کیجیے۔

(٦۰) طواف کے دوران پانی پینے کے لئے نہ رکیے۔

(٦۱) اپنے گھروں میں محافل ذکر و درود و نعت و منقبت و صلوۃ و سلام و دعائے خصوصی کا اہتمام کیجیے۔

(٦۲) حج کا انتظار کرتے ہوئے مسائل حج کا مطالعہ جاری رکھیے۔ بالخصوص احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے، خوشبو، بال، ناخن اور جماع وغیرہ کے مسائل نیز ان کے کفارے، بدنہ، دم اور صدقات وغیرہ کے متعلق خوب معلومات حاصل کیجیے۔

(٦۳) رخصت سے قبل اپنے ہم سفر ساتھیوں، ہوٹل اور معلم کے اسٹاف سے ضرور حقوق معاف کروایئے۔

ابتدائے حج

(۱) حج سے پہلے ہی منیٰ اور عرفات کے خیمہ کے نمبر والا کارڈ حاصل کیجئے اور وہاں جا کر جائزہ بھی لے لیجئے اگر پیدل حج کرنا ہے تو ٹرالی وغیرہ خرید لیجئے۔ پیدل حج کرنے والے کو ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں حاصل ہوں گی (ان شاءاللہ تعالیٰ) اگر سفر بس وغیرہ کے ذریعے کرنا ہو تو ممکن ہو تو اپنی گاڑی علیحدہ کر لیجئے معلم کی سواری کے پابند نہ رہیے۔

(۲) ضروری سامان ہینڈ بیگ میں رکھ لیجئے مثلاً ایک جوڑی کپڑے کی، عورتوں کے پردے کے لیے چادریں، لوٹا، ٹائم پیس، تولیہ، اوڑھنے کی چادر، ہلکا پھلکا کھانے کا سامان، قربانی وغیرہ کے لیے مناسب پیسے وغیرہ۔

(۳) آٹھویں شب سے قبل ہی حج تمتع کی نیت کے احرام کی چادریں

باندھ کر مسجد الحرام میں دو رکعت نفل پڑھ کر احرام کی نیت کر لیجئے اور تلبیہ شروع کر دیجئے۔ یہ تلبیہ 10 ذی الحج کی رمی تک جاری رہے گی۔

(۴) اگر حج کے بعد طواف زیارت میں سعی نہیں کرنی تو ابھی ایک نفل طواف (رمل اور اضطباع کے ساتھ) کر لیجئے اور پھر سعی بھی کیجیے۔

(۵) اگر حج کے بعد طواف زیارت میں سعی کرنی ہے تو ویسے ہی ایک نفل طواف (بغیر رمل اور اضطباع کے) کیجئے اور سعی نہ کیجیے (یہی افضل ہے)۔

قارن کے لیے طواف قدوم سنت مؤکدہ ہے وہ بھی اگر چاہیں تو سعی ساتھ کر لیں۔

(۶) گھر پر ٹیلیفون وغیرہ کرنا ہو تو ابھی کر لیجیے۔

پہلا یوم حج (آٹھویں تاریخ)

(۱) آٹھویں شب کو احرام باندھ لینے کے بعد عشاء کے بعد کچھ آرام کیجیے اور یہ بھی جائز ہے کہ رات ہی میں منیٰ روانہ ہو جائیے افضل وقت فجر کے بعد ہے۔

(۲) تہجد کے وقت اٹھ کر مسجد الحرام میں جا کر تہجد ادا کیجئے پھر فجر تک وہیں رہیے فجر باجماعت (اپنی) ادا کیجئے۔ گھر آ کر سامان اٹھائیے اور منیٰ پیدل روانہ ہو جائیے۔

(۳) سفر شروع کرنے سے پہلے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت گاہ پر حاضری ضرور دیجیے۔

(۴) باب مروہ کے سامنے ایک طویل سرنگ ہے جو پیدل چلنے والوں کے لیے ہے اس سرنگ میں داخل ہونے والا سیدھا منیٰ پہنچ جائے گا۔

(۵) ناشتہ وغیرہ کے لئے ہلکی غذا ساتھ رکھ لیجئے ویسے آج کا روزہ حاجیوں کے لئے مستحب ہے۔

(۶) منیٰ میں داخل ہوتے ہی دعا پڑھیے، زمین کو بوسہ دیجئے اور جمرات اور مسجد الخیف (جو کہ ابتدائے منیٰ ہی میں ہیں) سے ہوتے ہوئے اپنے خیمے کی طرف روانہ ہو جائیے۔

(۷) آپ کے خیمے کے باہر آپ کے معلم کے نام اور نمبر کا بورڈ ہوگا۔ اس کو تلاش کیجئے، معلم کے دیئے ہوئے کارڈ پر جو خیمہ نمبر اور اسٹریٹ نمبر درج ہے اس کا تعلق خیمے کے مرکزی دروازے میں داخل ہو جانے کے بعد جو اندر چھوٹے چھوٹے خیمے بنے ہوئے ہیں ان سے ہے۔

(۸) خیمے کو تلاش کر لینے کے بعد اسے یاد رکھنے کے لیے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے کہ مسجد الخیف کے ساتھ جو پیڈسٹل روڈ (پیدل چلنے والوں کی سڑک) ہے کے کس طرف ہے روڈ نمبر 3,4

وغیرہ۔ منیٰ کے دو خلائی اوور برج کبری خالد اور کبری عبد العزیز سے کتنا پہلے یا بعد میں واقع ہے۔ گروپ، نان گروپ A,B نیز خیمہ کے اوپر بورڈ پر اسٹریٹ نمبر کیا تحریر ہے۔

(۹) ڈاکٹر، ہسپتال، آگ بجھانے کا سامان، ایمرجنسی گیٹ سب مقام پہلے سے ہی نوٹ کر لیجیے۔

(۱۰) مرکزی دروازے میں داخل ہونے کے بعد اب اپنا خیمہ تلاش کیجئے اور وہاں پہنچ کر نماز اشراق و چاشت سے فراغت کے بعد کچھ آرام کر لیجئے پھر صلوۃ التسبیح، نوافل، قضائے عمری، روزانہ کے معمولات پورے کیجیے۔

(۱۱) ان ایام حج میں کم از کم ایک بار قرآن شریف ضرور ختم کیجئے۔ نیز ہر نماز کے بعد ورنہ وقتاً فوقتاً درس وغیرہ دیجیے۔

(۱۲) ظہر، عصر، مغرب، عشاء خیمہ میں ہی باجماعت ادا کیجئے۔ رات

کو سورۂ بقرہ کھلے آسمان کے نیچے تلاوت کیجئے حفاظ کرام نماز میں مکمل سورۂ بقرہ پڑھیں نیز محفل ذکر و نعت خوانی و صلوۃ و سلام اور دعا کیجئے پھر آرام ضرور کیجیے۔

(۱۳) مکتب کا کارڈ ہر وقت ساتھ رکھئے، راستہ بھول جانے کی صورت میں خیمہ کی بجائے مکتب نمبر تلاش کیجیے۔

(۱۴) اٹھ کر تہجد ادا کیجئے پھر فجر پھر ناشتہ تازہ وضو وغیرہ سے فراغت کے بعد عرفات کی جانب چلیے۔

دوسرا یوم حج (نویں تاریخ یوم عرفہ)

(۱) فجر کی ادائیگی کے بعد لرزتے کانپتے ہوئے عرفات کی جانب چلیے۔

(۲) راستہ میں تلبیہ، استغفار، ذکر و درود، تلاوت قرآن وغیرہ جاری رکھیے۔

(۳) اگر آپ پیدل سفر کر رہے ہیں تو دھوپ کے تیز ہونے سے پہلے پہلے عرفات پہنچنے کی کوشش کیجئے اور طریق المشاۃ (پیڈسٹل روڈ) پر چلتے ہوئے عرفات پہنچیے۔

(۴) موقع ملے تو راستہ میں ورنہ عرفات پہنچ کر اشراق و چاشت ادا کیجئے۔

(۵) راستہ طویل ہے لہٰذا وقفہ کیجئے کچھ دیر بیٹھ کر محفل وغیرہ کیجئے تاکہ آرام بھی ملے اور سرور بھی البتہ ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے مسجد نمرہ سے گزر جانے کی کوشش کیجیے ورنہ رش بہت بڑھ جائے گا۔

(۶) عرفات کے ابتداء میں ہی مسجد نمرہ ہے جبکہ جبل رحمت اس کی انتہاء پر ہے۔

(۷) مسجد نمرہ کے دائیں طرف 4 سڑکیں ہیں روڈ نمبر 1,2,3,4 اور 5 جبکہ بائیں جانب چار روڈ 6,7,8 اور 9

ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کا خیمہ کون سی روڈ پر واقع ہے۔

(۸) یہاں بھی آپ خیمے کے مرکزی دروازے میں اسی طرح کے معلم کے نام اور نمبر والے بورڈ کی مدد سے داخل ہو جائیے مگر اندر میں چھوٹے خیموں کے لیے کوئی تخصیص (الاٹمنٹ) نہیں لہٰذا جس خیمہ میں جگہ ملے داخل ہو جائیے۔

(۹) عرفات میں داخلے سے قبل اور عرفات میں زوال کے بعد غسل کیجئے کہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔

(۱۰) خیموں میں عورتیں اور مرد ساتھ ساتھ ہوتے ہیں اس لئے ان کے پردے اور اپنی نظر کی حفاظت نیز حالت احرام میں ہونے کی وجہ سے ستر پوشی کا خصوصی اہتمام کیجیے۔

(۱۱) پانی اور گلوکوز کا استعمال جاری رکھئے۔ آج کا روزہ حاجیوں کے لئے مکروہ ہے۔

(۱۲) عرفات میں لوٹتے ہوئے داخل ہوں اور وہاں خاک شریف کو بوسہ دیجئے۔ زمین چومئے اور نوافل ادا کیجیے۔

(۱۳) سنی عالم دین کے ساتھ کسی اجتماعی دعا میں شرکت ورنہ دوسرے حاجیوں کے ساتھ مل کر دعا کیجیے۔

(۱۴) عرفات میں پہنچنے کے بعد معمولات پورے کیجئے پھر ظہر ادا کیجیے، پھر کچھ دیر آرام کیجئے پھر فوراً اٹھ کر تازہ وضو کر کے تلاوت قرآن پاک، صلوۃ التسبیح، درود و سلام، چہارم کلمہ، سورۂ اخلاص نیز قضائے عمری، ذکر اللہ، قصیدۂ بردہ شریف، نعت خوانی، منقبت، صلوۃ و سلام، استغفار اور تلبیہ کی کثرت کیجیے۔

(۱۵) ظہر کی نماز ظہر کے وقت باجماعت اور نماز عصر، عصر کے وقت باجماعت ادا کیجیے۔

مسجد نمرہ میں جانا اور خطبہ سننا آپ پر واجب نہیں لہٰذا خیمے میں رہتے ہوئے اور یہاں وہاں گھومنے کے بجائے اپنے وقت کو

عبادت میں صرف کیجیے۔

(۱۶) بعد عصر وقوف کیجئے یعنی خانہ کعبہ کی جانب رُخ کر کے ننگے سر، ننگے پیر، بغیر سائے کے کھڑے کھڑے لبیک کی تکرار کے ساتھ مغرب تک خوب رو رو کر، گڑگڑا کر توجہ کے ساتھ دعا کیجیے۔

(۱۷) دوسروں کی خطاؤں اور عیبوں پر نظر کرنے سے بچئے کہ آج آپ کو اپنی خطائیں معاف کروانی ہیں۔

(۱۸) مغرب کے وقت کے بعد یہیں سے استنجاء اور وضو کر کے مزدلفہ کی جانب روانہ ہو جائیے آپ کو مغرب و عشاء ملا کر عشاء کے وقت میں مزدلفہ ہی میں پڑھنی ہے۔ مغرب اگر عرفات میں پڑھی تو ادا نہیں ہوگی۔

(۱۹) عرفات سے روانگی کے وقت مسجد نمرہ کی زیارت کیجئے اور مزدلفہ پہنچئے۔ یہاں پر خیموں کی سہولت نہیں۔ راستہ بھر تلبیہ اور ذکر و درود جاری رکھیے۔

(۲۰) مزدلفہ پہنچ کر ایک اذان اور ایک تکبیر کے ساتھ مغرب و عشاء ملا کر پڑھیئے پہلے مغرب کے فرض پھر فوراً عشاء کے فرض پھر مغرب کی سنتیں پھر عشاء کی سنتیں اور پھر وتر وغیرہ پڑھیے۔

(۲۱) مزدلفہ کی مقدس زمین کو بوسہ دیجئے وہاں نوافل پڑھیے۔

(۲۲) جبل قزح سے ہٹ کر اور مشعر الحرام کے قریب اس مقام پر قیام کیجئے کہ استنجاء، وضو کی سہولت قریب میں ہو۔

(۲۳) آج کی رات حاجیوں کے لئے لیلتہ القدر سے افضل ہے ہو سکے تو مکمل رات جاگیے یا پہلے کچھ آرام کر لیجئے پھر اٹھ کر وضو وغیرہ سے فراغت کے بعد عبادت میں لگ جائیے۔

یہاں سمت قبلہ اور عورتوں کے لیے پردہ کا خصوصی خیال رکھیے۔

(۲۴) فراغت کے بعد مزدلفہ سے ہی ۱۰۰ کے قریب چھوٹی کنکریاں تلاش کر کے دھو لیجیے۔

(۲۵) فجر ابتدائی وقت میں ہی باجماعت ادا کیجئے پھر عرفات کی طرح یہاں بھی وقوف کیجیے سورج طلوع ہونے تک دعا کیجئے سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے منی کی جانب روانہ ہو جائیے یہاں حقوق العباد کی معافی ہے۔ (ان شاءاللہ تعالیٰ)

(۲۶) راستے میں وادی مُحسّر آئے تو وہاں سے تیزی کے ساتھ گزریے کہ یہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔

تیسرا یوم حج (دسویں تاریخ)

(۱) آج بہت کچھ کرنا ہے لہٰذا بہت زیادہ ہمت اور تندہی سے کام لیجیے۔

(۲) پہلے منیٰ پہنچ کر کچھ آرام کر لیجئے۔ پھر جمرات پہنچ کر بڑے شیطان کو اس طرح کھڑے ہو کر کنکر ماریے کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ پر ہو اور منہ جمرہ (شیطان) کی طرف،

کنکری جمرہ (شیطان) کو لگے یا تین ہاتھ کے قریب پہنچ جائے۔ (یہاں گول دائرہ بنا ہوا ہے اس کے اندر کنکری جانا ضروری ہے) کنکریاں مارنے کے بعد وہاں نہ ٹھہریے بلکہ فوراً ذکر و دعا کرتے ہوئے پلٹ آئیے۔

(۳) ہر کنکری جدا جدا طور پر، سیدھے ہاتھ کے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے، ہاتھ کو خوب اٹھا کر بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ رَضًی لِّلرَّحۡمٰنِ وَ رَجۡمًا لِلشَّیۡطٰنِ پڑھتے ہوئے ماریے۔

(۴) پہلی کنکری مارنے سے قبل آخری مرتبہ لبیک کہہ کر تلبیہ موقوف کر دیجیے۔

(۵) طلوع فجر سے مغرب تک جب بھی چاہیں کنکریاں ماریئے (زوال سے قبل بہتر ہے)۔

(۶) عورتوں کو مغرب کے بعد رمی کرنا جائز ہے کہ اس میں سہولت ہے۔

(۷) پھر نقص سے پاک جانور خرید کر قربانی کیجئے (ٹوکن نہ

خریدیئے) کہ اس میں دیر سویر کا خطرہ ہے۔

(۸) پھر سر منڈوائیے یعنی حلق کروائیے۔

(۹) صاحب نصاب مقیم اصلی دو قربانیاں اور مقیم عارضی (چاہے اس پر قصر نہ ہو) ایک قربانی کرے۔ آپ پر نہ عید کی نماز ہے نہ عید کی قربانی۔

(۱۰) مزدلفہ میں قربان گاہ ہے، شہر مکہ میں کعکیہ (حلاقہ) نزد جبل ثور اور سرایا نزد جبل نور پر بھی قربان گاہ واقع ہے اور یہ تمام حدود حرم کے اندر ہیں۔

(۱۱) عورتوں نے اگر ابھی رمی نہیں کی تو ان کی قربانی بھی نہیں ہوگی بلکہ رمی کے بعد ہوگی پھر بال کٹیں گے پھر احرام کھلے گا۔

(۱۲) قربانی میں وکیل بنایا جا سکتا ہے مگر رمی کے لیے شدید عذر شرعی کے بغیر وکیل بنانا جائز نہیں۔

(۱۳) احرام کھل جانے کے بعد دسویں تاریخ ہی کو طواف زیارت کے

لئے مکہ روانہ ہو جائیے یہ افضل ہے ورنہ دوسرے یا پھر تیسرے روز ۱۲ تاریخ کی مغرب سے پہلے پہلے طواف کر لیجیے ورنہ دم ہے البتہ عورتیں جو عوارض نسوانی میں مبتلا ہیں ان کو تاخیر میں حرج و کراہت نہیں۔

(۱۴) اگر آپ اکیلے ہوں تو دسویں کو صبح ہی رمی، قربانی اور حلق سے فارغ ہو کر چاہیں تو یہیں منیٰ میں غسل وغیرہ کر کے سلے ہوئے کپڑے وغیرہ پہن کر مکہ روانہ ہو جائیے یا پھر حلق کے بعد مکہ جا کر وہیں گھر پر غسل وغیرہ کر کے پھر طواف زیارت کیجئے۔ مکہ جانے کے لیے جمرات کے آگے یا کبری خالد و کبری عبد العزیز پر بسوں کی سہولت موجود ہے۔

(۱۵) اگر آپ نے حج سے پہلے سعی نہیں کی تو اس طواف میں جو آپ سلے ہوئے کپڑوں میں کر رہے ہیں رمل کیجئے پھر سعی کیجئے اور اگر حج سے پہلے ہی سعی کر لی تھی تو یہاں بغیر رمل کے صرف

طواف ہی کر لیجئے اور کوشش کر کے مغرب سے پہلے ہی منی پہنچ جائیے ورنہ جتنی جلدی ممکن ہو۔

(۱۶) نماز مغرب و اوابین وغیرہ سے فراغت کے بعد کھانا کھائیے پھر عشاء کی نماز ادا کیجیے اب آپ کو سارا وقت یہیں (یعنی منیٰ میں) گزارنا ہے۔

(۱۷) عشاء سے فراغت کے بعد آرام کیجئے تھکاوٹ دور ہو جانے کے بعد اٹھ کر بقیہ معمولات پورے کیجئے اور قرآن مجید کا ختم مکمل کرنے کی کوشش کیجیے اور شکرانے میں (حج مکمل ہونے کے) محفل نعت تو ضرور کیجیے۔

(۱۸) منیٰ میں اپنے خیمے سے باہر آ کر کھلے آسمان کے نیچے محفل نعت کیجئے یقین کیجیے جو سرور آئے گا وہ آپ ہی جانیں گے۔

(۱۹) تہجد، استغفار، کلمہ طیبہ اور درود پاک پڑھیے اور فجر باجماعت خیمے میں ادا کیجیے۔

چوتھا یوم حج (گیارہویں تاریخ)

(۱) اگر آپ کے ساتھ عورتیں ہیں اور دسویں تاریخ کو ان کی طرف سے قربانی نہیں ہوئی تو قربانی کیجئے اور ان کے بال کاٹیئے اور احرام سے فارغ ہو جایئے پھر طواف زیارت کے لئے (اگر دسویں روز نہیں کیا تو) روانہ ہو جایئے۔

(۲) طواف زیارت جب تک نہ کر لیا جائے مرد و عورت کی صحبت جائز نہیں چاہے عمر ہی کیوں نہ گزر جائے۔

(۳) آج صبح آپ فجر سے اشراق و چاشت کے وقت تک تلاوت کیجئے اشراق و چاشت ادا کیجئے پھر ناشتہ کیجئے اور پھر کچھ دیر آرام کر لیجیے۔

(۴) آج اور آئندہ کل (بارہ تاریخ) کو آپ کو تینوں جمرات (شیطان) کو کنکر مارنے ہیں۔

(۵) آج زوال کے بعد رمی ہوگی اگر اس سے پہلے کر لی تو ادا نہیں ہوگی۔

(۶) زوال کے بعد پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی کرنی ہے۔ یہ کام مغرب کے وقت تک بلا کراہت جائز ہے۔

(۷) پہلے چھوٹے شیطان کو قبلہ رُخ ہو کر کنکریاں ماریئے اور آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر دعا کیجئے پھر درمیانے شیطان کو بھی اسی طرح کنکریاں ماریئے اور بڑے شیطان کو اس طرح کنکریاں ماریئے کہ منیٰ دائیں ہاتھ اور قبلہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو۔

(۸) زوال کے بعد رمی کر لینے کے بعد فارغ اوقات میں قرآن پاک کی تلاوت، قضائے عمری، کثرت درود و سلام، استغفار نیز تبلیغ و درس و تدریس اور محفل ذکر و نعت و منقبت و سلام کیجیے۔

(۹) اسی طرح عصر، مغرب اور عشاء با جماعت خیمے میں ادا کیجیے۔

(۱۰) آپ چاہیں تو گیارہویں، بارہویں تاریخ میں دن کا وقت مکہ میں بھی گزار سکتے ہیں لیکن رات منیٰ ہی میں گزاریئے۔

(۱۱) آج کے دن گیارہویں شریف کا اہتمام ضرور کیجیے۔

(۱۲) آج کی رات ختم قادریہ، صلوٰۃ الیل، قضائے عمری، صلوۃ التسبیح نیز قرآن پاک کی تلاوت میں گزاریئے، محفل کیجئے اور درس و تدریس کے ذریعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح عقائد اور اصلاح اعمال کیجئے ہو سکے تو ریکارڈر بھی رکھیے۔

(۱۳) ان حج کے دنوں میں ایک مرتبہ درود اکبر نیز قصیدۂ بردہ شریف بھی پڑھیئے یہ معمولات اسی طرح فجر تک جاری رکھیے۔

(۱۴) طواف نساء کی کوئی روایت و فضیلت نہیں۔

پانچواں یوم حج (بارہویں تاریخ)

(۱) آج بھی آپ کو گیارہ تاریخ ہی کی طرح صرف رمی کرنا ہے رمی کا

وقت زوال کے بعد سے مغرب تک بلا کراہت ہے رمی کرنے کے بعد آپ چاہیں تو مکہ جا سکتے ہیں لیکن مغرب اگر منیٰ میں ہی ہو جائے تو پھر تیرھویں تاریخ کی رمی کرنا افضل و مستحب ہے البتہ تیرہویں کی فجر تک آپ ٹھہرے تو اب رمی واجب ہے۔

(۲) رمی سے فراغت سے پہلے اور بعد میں اپنے خیمے میں آ کر اپنے معمولات میں وقت گزاریئے۔

(۳) آج چونکہ بارہویں شریف ہے لہٰذا سرکار ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام کی نیاز بھی کیجیے۔

(۴) اگر آپ کو تیرہویں کی رمی کرنا ہے تو آج رات آپ خیمے میں نہیں بلکہ مسجد خیف میں گزاریں گے لہٰذا وہاں چلے جایئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آج کی عبادت میں بڑا سرور آئے گا۔

(۵) تیرہویں تاریخ کو صبح فجر اور اشراق و چاشت کی ادائیگی کے بعد رمی ہو سکتی ہے لہذا رمی کر کے مکہ آ جایئے البتہ افضل وقت

زوال کے بعد کا ہے۔

(۶) واپسی میں اگر آپ سواری پر ہیں تو جنت المعلیٰ کے قریب اُتر کر فاتحہ پڑھنے کے بعد وہاں سے پیدل حرم شریف کی طرف جایئے۔

(۷) لیجئے آپ کا حج مکمل ہو گیا۔ مبارک ہو شکرانے کے دو نوافل ادا کیجئے کچھ صدقہ ادا کیجئے اور حج کی قبولیت اور توبہ پر استقامت کے لئے گڑگڑا کر دعا کیجیے۔

(۸) نویں تاریخ کی فجر سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق بلند آواز سے تین مرتبہ پڑھیئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد۔

(۹) اب مکہ شریف سے روانگی سے قبل عبادات بالخصوص عمرہ کی کثرت کیجئے۔

(۱۰) رخصت کے وقت ایک طواف "طواف وداع" کی نیت سے کیجیے اگر وداع کی نیت نہ بھی ہو تو بھی طواف وداع ادا ہو جائے گا۔

(۱۱) عورتیں ایام سے ہوں تو بغیر طواف، رخصتی کی اجازت ہے۔

(۱۲) زم زم چاہے تو یہیں سے بھر لیں ورنہ مدینہ منورہ میں بھی زم زم بھرنے کا انتظام ہے۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبہ کا کعبہ دیکھو
آب زمزم تو پیا، خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
دھوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بے تابوں کی
ان کے مشتاقوں میں، حسرت کا تڑپنا دیکھو
مثل پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوا دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو
دھو چکا ظلمت دل، بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو
کرچکی رفعت کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاک در والا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

نعت رسول مقبول ﷺ

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا!
نہیں، سنتا ہی نہیں، مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے، وہ ہے قطرا تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے، وہ ہے ذرا تیرا
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں!
خسروا! عرش پہ اُڑتا ہے، پھریرا تیرا
آسمان خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحب خانہ، لقب کس کا ہے؟ تیرا تیرا!
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں، میرا تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخ نبوت پہ روشن دُرود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم دُرود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی دُرود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
نور عین لطافت پہ الطف دُرود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس کے گچھے سے لچھے جھڑے نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التُقیٰ و النُقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام
میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

سفر مدینہ منورہ اور حاضری بارگاہ رسالت ﷺ

(۱) مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے سے قبل ذوق بڑھانے والی کتابوں مثلا خاک حجاز کے نگہبان، جذب القلوب، رفیق الحرمین کی آخری ۲۵ حکایات وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔ نیز نعتوں کی کتابیں مثلا حدائق بخشش، ذوق نعت وغیرہ کا مطالعہ کیجئے اور نعتوں کی کیسٹیں تیار رکھ لیجئے۔ نیز سامان اچھی طرح چیک کر کے تیار کر لیجیے۔

(۲) مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے سے قبل آرام کر لیجئے تاکہ راستہ میں نیند کا غلبہ نہ ہو نیز موقع ملے تو ایک نفلی طواف کیجئے ورنہ خانہ کعبہ کو حسرت بھری نگاہوں سے تکتے ہوئے خانہ کعبہ کو پیٹھ کئے بغیر مسجد الحرام سے باہر آیئے اور چوکھٹ کو بوسہ دیجئے اور دعا کیجیے۔

(۳) ہو سکے تو ایسی گاڑی تلاش کیجئے جس میں ٹیپ ریکارڈر لگا ہوا ہو اور ڈرائیور سے طے کر لیجئے کہ راستے میں "مقام بدر" اور "حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار" پر بھی لے جائے۔

(۴) اس نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کیجئے کہ وہاں روضہ رسول ﷺ کی زیارت کروں گا اور اگر کرم ہو گیا تو ساتھ ہی ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ مکین گنبد خضراء ﷺ کی زیارت سے بھی مشرف ہوں گا۔

(۵) اس سفر کو اپنی زندگی کا آخری سفر تصور کیجیے۔

(۶) سارا راستہ ذکر و درود و سلام میں گزاریے اور نعتیں سنتے یا سناتے (آپس میں یا ٹیپ ریکارڈر سے) اور پڑھتے ہوئے خوشبوؤں میں بسے، روتے، لجاتے اپنی قسمت پر رشک کرتے گزاریئے۔ بے جا گفتگو سے گریز کیجئے اور ہنسی مذاق قطعاً نہ کیجیے۔ اگر راستے میں گاڑی رکے تو دو رکعت نفل ادا کریں (اگر مکروہ وقت نہ ہو) صحرائے عرب کی خاک کو بوسہ دیں اور درود

وسلام پڑھیں۔

(۷) اگر نیند کا غلبہ ہو تو دوران سفر کچھ آرام کر لیجئے تاکہ مدینہ منورہ میں داخلے کے وقت تروتازہ ہوں (سفر باوضو کیجیے)

(۸) ہو سکے تو مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی جوتے اتار لیجیے اور حدود مدینہ میں درود و سلام پڑھتے ہوئے، مدینہ شریف میں داخل ہونے کی دعا پڑھتے ہوئے ننگے پیر پیدل داخل ہونے کی کوشش کیجیے۔

(۹) راستے میں جب مسجد نبوی شریف کے مینار نظر آئیں تو وہیں کچھ دیر ٹھہر کر باادب درود شریف کا نذرانہ پیش کیجیے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ﷺ

(۱۰) پہلے اپنی رہائش کا انتظام کر لیجئے پھر ضرورتاً کچھ آرام کر لینے کے بعد اچھی طرح غسل کیجئے، مسواک کیجئے، خوشبو، تیل، سرمہ

استعمال کیجئے اور نئے یا (موجودہ بہترین) کپڑے پہنئے، عمامہ شریف سر پر سجایئے اور جانب مسجد نبوی شریف چلیے۔

(۱۱) باب جبریل سے مسجد نبوی ﷺ میں سیدھا قدم رکھتے ہوئے داخل ہوں۔ درود و سلام اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیئے اور اعتکاف کی نیت کیجیے۔

(۱۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو ریاض الجنۃ میں دو رکعت تحیۃ المسجد اور شکرانہ بارگاہ اقدس ﷺ ادا کیجئے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھیے۔

(۱۳) حمد باری تعالیٰ، درود، دعا اور توبہ کیجئے اس وقت مسجد کے نقش و نگار کی جانب توجہ نہ کیجئے۔

(۱۴) اب سنت کے مطابق الٹا قدم مسجد سے باہر رکھتے ہوئے مسجد سے باہر آ جایئے اور مسجد نبوی کے دروازے "باب البقیع" کے پاس آ جایئے۔

(۱۵) اب یہاں باادب ٹھہر کر نظریں جھکائے آہستہ آہستہ درود شریف کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد سرکار دو عالم ﷺ سے حاضری کی اجازت طلب کیجئے پھر دل کو مطمئن کر لیجئے کہ اجازت مل گئی اور سیدھا قدم مسجد میں رکھتے ہوئے مسجد میں داخل ہو جائیے۔

(۱۶) اب ادب و شوق میں ڈوبے ہوئے، گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوتے، سرکار ﷺ کی رحمت و فضل سے امید لگائے آہستہ آہستہ آگے بڑھیے۔

(۱۷) اب سراپا ادب بنے سنہری جالیوں کے دروازہ مبارکہ میں لگی ہوئی چاندی کی کیلوں کے سامنے آجایئے جو دروازے میں جانب مشرق لگی ہوئی ہیں اور قبلہ کو پیٹھ کیے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار ﷺ کے چہرۂ انور کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جائیے۔

(۱۸) جالی مبارکہ کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے پرہیز کیجیے کہ یہ خلاف ادب ہے کیونکہ ہمارے ہاتھ اس قابل نہیں ہیں کہ جالی مبارکہ کو چھو سکیں کیا یہ کم شرف ہے کہ سرکار ﷺ نے آپ کو اپنے مواجہہ اقدس کے قریب بلایا اور سرکار ﷺ کی نگاہ کرم اب خصوصیت کے ساتھ آپ پر ہے۔

(۱۹) اب دل کو ہر قسم کے خیال غیر سے پاک کر کے مکمل توجہ کے ساتھ اپنے محسن و کریم آقا ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں درمیانی آواز سے اس یقین و اطمینان کے ساتھ سلام عرض کیجئے کہ میرے آقا عین حیات ظاہری کے ساتھ مجھے ملاحظہ فرما رہے ہیں بلکہ میرے دل میں آنے والے خیالات سے بھی آگاہ ہیں۔ یاد رکھیے یہاں آواز قطعاً بلند نہ ہونے پائے نہ بالکل پست کہ یہ بھی سنت کے خلاف ہے معتدل اور درد بھری آواز میں یوں سلام عرض کیجیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ بَرَکَاتُهٗ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا **نُوْرَ اللّٰهِ**

وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ

(۲۰) دل جمعی سے مختلف القابات کے ساتھ سلام عرض کرتے رہیئے یا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کی تکرار کرتے رہیے۔

(۲۱) اس کے بعد جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لئے کہا ہے ان کا بھی سلام عرض کیجیے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانٍ بِنْ فُلَانٍ" (فلاں بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام مع ولدیت کے ذکر کیجئے) پھر اجتماعی طور پر اس طرح سلام عرض

کیجیے کہ "یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کا جو امتی آپ ﷺ کو سلام پہنچانا چاہتا ہے اس کا سلام قبول فرمائیے۔

(۲۲) اب شافع محشر ﷺ کے حضور شفاعت کا سوال کیجئے اور یوں تکرار کیجیے۔

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

(یعنی یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں)۔

(۲۳) رُخِ مصطفیٰ ﷺ کی سمت اپنا چہرہ کیے خوب دعائیں مانگیئے اور خوب دل لگا کر باادب نعتیہ اور دعائیہ اشعار عرض کیجیے۔ خصوصاً سلام کے اشعار پیش کیجیے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلا

(۲۴) پھر مشرق کی جانب (یعنی اپنے سیدھے ہاتھ) نصف گز کے قریب ہٹ کر قریبی چھوٹے سوراخ کی طرف حضرت سیدنا

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ انور کے سامنے دست بستہ سلام عرض کیجیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(۲۵) پھر اتنا ہی مزید سیدھی طرف سرک کر (آخری سوراخ کے سامنے آکر) حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو سلام عرض کیجیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ

(۲۶) اب بالشت بھر بائیں جانب سرک کر دونوں سوراخوں کے درمیان کھڑے ہو کر ایک ساتھ صدیق اکبر و فاروق اعظم علیہما الرضوان کی بارگاہ میں اس طرح سلام عرض کیجیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(۲۷) پھر روضہء اطہر کو پیٹھ کئے بغیر نہایت ہی ادب کے ساتھ جنت البقیع کے ذریعے باہر آجایئے اور مسجد نبوی ﷺ میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریئے۔

مدینے شریف میں قیام کے دوران

(۱) دوران رہائش ہر مقدس مقام کا نقشہ ذہن میں محفوظ کیجیے۔

(۲) ۴۰ نمازیں مسلسل حدود مسجد نبوی (ہو سکے تو پرانی مسجد) میں ادا کیجیے ہو سکے تو باجماعت (اپنی) ادا کیجئے۔ مسجد کے باہر جو نماز کی جگہ ہے وہاں نماز پڑھنے سے مسجد کا ثواب حاصل نہ ہوگا۔

(۳) جتنا ہو سکے ریاض الجنۃ میں نمازیں ادا کیجیے۔

(۴) گلیوں میں گھومتے پھرتے (واک مین لگائے ہوئے) گنبد خضراء کو پیٹھ کرنے سے بچیے اور جب بھی نظر آئے وہیں ٹھہر کر

باادب سلام عرض کیجیے۔

(اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ)

(۵) سوتے ہوئے، غسل خانے اور استنجا خانوں میں خصوصی احتیاط برتیے۔

(۶) یہاں تمام سفر بغیر چپل پیدل گزارنے کی کوشش کیجئے مگر موزے کی جوڑی ساتھ رکھئے مسجد میں داخل ہونے سے قبل قریبی وضو خانے سے وضو کر کے پاؤں خشک کر کے موزے پہن لیجئے اور مسجد میں اتار دیجئے تاکہ مسجد گرد آلود نہ ہو۔

(۷) یہاں کم از کم ایک قرآن شریف ختم کیجیے۔

(۸) روزانہ کے معمولات پورے کیجیے۔

(۹) ختم قادریہ، ختم قصیدۂ بردہ شریف، اسماء الحسنٰی اور اسماء النبی نیز محفل ذکر و نعت و صلوۃ و سلام، درود اکبر اور دعائے خصوصی کیجیے۔

(۱۰) یہاں زیادہ سے زیادہ وقت قضائے عمری ادا کرنے میں گزاریے اور اس کو اولین ترجیح دیجیے۔

(۱۱) درود و سلام کی کثرت کیجیے (درود تاج، درود لکھی، درود تنجینا، درود اکبر وغیرہ)

(۱۲) استنجاء کے لئے مسجد نبوی سے دور جا کر فراغت حاصل کیجئے کم از کم مسجد نبوی کے آگے کی طرف بنے ہوئے استنجاء خانے استعمال نہ کیجیے۔

(۱۳) مسجد نبوی کے ساتھ مقدس ستونوں پر روزانہ نوافل ادا کیجیے۔

(۱۴) اصحاب صفہ کے چبوترے، ریاض الجنۃ، قدمین شریفین، تہجد کے چبوترے نیز صحن مسجد میں بیٹھے بیٹھے ناموں والی ڈائری نکال کر اپنے تمام جاننے والوں کے لئے کم از کم ایک مرتبہ وہی چھ لاکھ مرتبہ والا درود پاک پڑھیے۔

(۱۵) راستوں میں تھوکنے سے پرہیز کیجیے۔

(۱۶) ہر چیز کو چومیے اور جھومیے۔

(۱۷) زیادہ کھانے، سونے اور بولنے سے پرہیز کیجیے۔

(۱۸) کچھ نہ کچھ قرآن شریف یہاں ضرور زبانی یاد کیجیے۔

(۱۹) مطالعہ دینی کتب اور تبلیغ دین کیجیے۔

(۲۰) مسجد نبوی اور مدینہ شریف کی گلیوں میں جھاڑو دیجیے۔

(۲۱) لمبے لمبے سانس لیجئے اور ہوائے مدینہ سے لطف اندوز ہوں۔

(۲۲) روزانہ جنت البقیع پر حاضری دیجیے (باہر سے)۔

(۲۳) کم از کم ایک مرتبہ صلوۃ التسبیح پڑھیے۔

(۲۴) رات کو جنت البقیع کے دروازے پر بیٹھ کر گنبد خضراء کے نظارے کرتے ہوئے درود و سلام اور نعت خوانی وغیرہ کیجیے۔

(۲۵) دن میں ایک دو مرتبہ سلام کے لئے حاضری دیجئے اور کوشش کیجئے کہ حاضری کے لیے باب بقیع سے داخل ہوں۔

(۲۶) رات کو گھروں میں محافل کا انعقاد کیجیے۔

(۲۷) رات کو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دیجئے (بالخصوص شب بدھ اور شب جمعہ)

(۲۸) مقامات مقدسہ کی زیارت کیجئے۔

(۲۹) تبرکات کے حصول کے لئے کوششیں کیجیے۔

(۳۰) مدینے شریف میں مقامی اور عالم اسلام سے آئے ہوئے سنی حضرات اور علمائے کرام سے ملاقات کا شرف حاصل کیجیے۔

(۳۱) کفن کا کپڑا مدینے شریف کے پانی میں بھی بھگوئیے۔

(۳۲) کبھی کبھی اکیلے مسجد قباء پیدل جائیے (بالخصوص ہفتہ کے دن)

(۳۳) اہل و عیال کے لئے تبرکات خریدیئے۔

(۳۴) باب السلام کے پیچھے وہیل چیئر عاریۃً حاصل کرنے اور زم زم بھرنے کی سہولت موجود ہے زم زم میں مدینہ منورہ کا پانی ضرور شامل کیجیے۔

(۳۵) وہاں کے سنی حضرات سے دوستی کیجیے۔

(۳۶) صدقات کی کثرت کیجئے، بلیوں کو دودھ، بکریوں کو چارہ اور کبوتروں کو دانہ دیجیے۔

(۳۷) وہاں کی بلیوں کو پیار کیجئے۔ ہو سکے تو سگان مدینہ کو بھی۔

(۳۸) عورتیں گھر میں نماز ادا کریں کہ یہی افضل ہے۔

(۳۹) عورتوں کو پردے کا سختی سے اہتمام کروائیے۔

(۴۰) عورتوں کے لیے صبح و دوپہر کے اوقات میں ریاض الجنۃ اور قدمین شریفین پر حاضری کے اوقات مخصوص ہیں۔

(۴۱) عورتوں کو گنبد خضراء اور سنہری جالیوں کی باہر سے ہی ایسے اوقات میں زیارت کروا دیجئے کہ جب رش نہ ہو۔

(۴۲) یہاں کے مقامی پھل اور کھانے کھائیے۔

(۴۳) مدینے شریف میں آئسکریم، انجیر، زیتون وغیرہ کھائیے۔

(۴۴) مدینے شریف کی مٹی سے بنے ہوئے مٹکے کا پانی استعمال کیجیے۔

(۴۵) بزرگوں اور عمر رسیدہ لوگوں کی خدمت کا شرف حاصل کیجیے۔

(۴۶) اگر مناسب سمجھیں تو مختلف مقدس مقامات کی مٹی چھوٹی پلاسٹک کی تھیلیوں میں تبرک کے طور پر جمع کر لیجیے۔

(۴۷) پان وغیرہ کھانے اور سگریٹ پینے سے بچیے۔

(۴۸) یہاں چند روزے ضرور رکھیے۔

(۴۹) اپنا سفر ڈائری یا ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے محفوظ کر لیجیے۔

(۵۰) ہر وقت باوضو، مسواک کیے، خوشبوؤں میں بسے، تیل لگائے، عمامہ سجائے، باادب گزاریے نیز خاک مدینہ سے وضو اور غسل کرنے اور خاک مدینہ پر لوٹنے کا شرف حاصل کیجیے۔

(۵۱) جب مدینہ منورہ سے رخصت ہونے کی (خدانخواستہ) جاں سوز گھڑی آئے تو خوب روتے ہوئے یا ایسا نہ ہو سکے تو رونے جیسا منہ بنائے مواجہہ شریف میں حاضر ہو کر خوب سلام عرض کیجئے بار بار حاضری کا سوال کیجئے اور مدینے میں ایمان و

عافیت کے ساتھ موت اور جنت البقیع میں مدفن کی درخواست کیجئے اور الٹے پاؤں پلٹئے اور بار بار دربار رسول ﷺ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سنہری جالیوں کے نقشہ پاک کو آنکھوں میں بسا لینے بلکہ دل میں سما لینے کی کوشش کرتے ہوئے باہر آجایئے۔

دوسرا حصہ

سفر میں پڑھی جانے والی دعائیں

قیام منیٰ ۸، ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کے ایام میں شب و روز خصوصاً درج ذیل دعا کریں

اَللّٰهُ رَبُّ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَا نَحْنُ عِبَادُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَا اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا کَرِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ وَاَمِتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ وَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ یَا مُجِیْبَ السَّائِلِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اکْتُبِ السَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ وَالْغَنِیْمَةَ لِیْ وَلِعَبِیْدِکَ الْحُجَّاجِ

تیسرا حصہ

مسائل حج وعمرہ

نماز مسافر

مسافر وہ شخص ہوتا ہے جو کم از کم (57) ستاون میل کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ اس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے۔ یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے۔ اس کے حق میں دو رکعتیں ہی پوری نماز ہے۔ اگر سہواً یا قصداً چار پڑھے اور دو کے بعد قعدہ کرے تو فرض ادا ہو جائے گا اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ مگر قصداً چار پڑھنے والا سخت گنہگار ہے۔ اس پر توبہ لازم ہے۔ اگر مقیم نے مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کے سلام کے بعد وہ اپنی دو رکعتیں پوری کرے گا مگر ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ نہیں پڑھے گا بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے گا اور باقی معمول کے مطابق ادا کرے گا اور اگر مسافر، مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو پوری چار رکعت نماز پڑھے گا چاہے التحیات ہی میں آ کر ملا ہو، مسافر جب تک

اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے اور جس شہر یا بستی میں جائے اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر پڑھے۔ قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے۔ سنت، وتر میں قصر نہیں۔ سفر میں سنتیں مکمل پڑھی جائیں۔

احرام کا بیان:۔ دو چادریں لٹھے یا تولیہ نما کپڑے کی لے کر ایک چادر بطور تہبند اور دوسری چادر صرف کندھوں، سینہ اور کمر کو ڈھانکنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ دونوں چادریں بغیر سلی ہوئی ہوں۔ نئی اور سفید ہوں۔ اگر پرانی کا احرام بنائیں تو خیال رکھیں کہ اس میں کہیں بھی کوئی ٹانکا، رفو یا پیوند نہ ہو۔ احرام باندھنے سے قبل بغل اور زیر ناف بالوں کو زائل کریں۔ خط بنوائیں مونچھیں پست کروائیں، ناخن تراشیں پھر غسل کی نیت برائے احرام کر کے غسل کریں۔ میل چھڑانے اور پسینہ کی بدبو دور کرنے کے لئے خوشبو دار صابن استعمال

کر سکتے ہیں۔ بعد غسل بدن کو خشک کر کے احرام باندھیں۔ یاد رہے کہ آپ اگر بدن یا احرام کی چادروں پر خوشبو لگاتے ہیں تو ایسی خوشبو نہ لگائیں جس کا نشان بعد تک باقی رہے، نشان معدوم ہو اور خوشبو معلوم ہو تو جائز ہے۔ آپ نے تہبند کے طور پر جو چادر باندھی ہے اس کے کھلے ہوئے سامنے کے حصہ کو سوئی دھاگہ کی مدد سے سینا، گرہ یا گانٹھ باندھ دینا یا سیفٹی پنوں کی مدد سے بند کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح تہبند کے نیچے نیکر، انڈرویئر یا لنگوٹ پہننا جائز نہیں ہے، صرف بواسیر اور قطرے کے بیمار کو لنگوٹ باندھنے کی اجازت ہے، مگر وہ ہر نماز یا طواف کے لئے تازہ وضو بنائے اور مستعمل یعنی بندھا ہوا لنگوٹ کھول کر نیا باندھے۔ سر اور داڑھی کے بالوں میں نیت احرام سے قبل تیل لگا سکتے ہیں اور کنگھا بھی کر سکتے ہیں۔ چہرے پر ویسلین یا کولڈ کریم بھی لگا سکتے ہیں۔ تہبند کے پیٹ والے حصے پر ایک چمڑے کی بیلٹ کہ جس میں جیب ہو باندھ سکتے ہیں۔ لیکن بیلٹ کو احرام کا نہیں، بلکہ سامان کا حصہ

سمجھنا چاہئے اس لئے بیلٹ کی مدد کے بغیر تہبند کسا ہوا ہونا چاہئے۔ تہبند کے اوپری حصے کو بیلٹ پر لپیٹ سکتے ہیں اس طرح بیلٹ کی جیب میں نقدی محفوظ ہو جائے گی۔

حج بدل کے لئے ہدایت:۔

جو افراد حج بدل کر رہے ہیں وہ عمرہ اور حج کے کلمات نیت میں الفاظ عمرہ اور حج کے بعد من فلاں کہیں (نام لیں) اور تَقَبَّلْہُ کے بعد مِنْ فُلَانْ (نام لیں) اور تلبیہ میں لبیک کے بعد عَنْ فُلَانْ (نام لیں) کہیں گے مثلاً ایک صاحب کسی سعید نامی شخص کی طرف سے حج بدل کے لئے جا رہے ہیں تو تلبیہ یوں کہیں:

لَبَّیْکَ عَنْ سَعِیْدٍ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عَنْ سَعِیْدٍ لَبَّیْکَ عَنْ سَعِیْدٍ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ عَنْ سَعِیْدٍ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ (یہ تلبیہ ہر بار نہیں پڑھی جائے گی)۔

خواتین کے لئے ہدایت:۔

خواتین کا احرام یہ ہے کہ وہ ایک پاک صاف کپڑے سے اپنے سر کو چھپائیں، چاہیں تو باندھ لیں۔ جیسی سہولت ہو وہ لباس پہن لیں بہتر یہ ہے کہ اپنے لباس پر ایک ایسا موٹا دبیز گاؤن (گردن تا پیر) جسے عبایا بھی کہتے ہیں زیب تن کریں پھر سر سے ایک چادر (اوڑھنی کے طور پر) نصف دھڑ تک ڈال لیں تا کہ اعضاء کہیں سے ظاہر یا نمایاں نہ ہوں۔ چہرہ کھلا رکھیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ چہرہ کو بے پردہ کریں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ چہرہ پر کپڑا نہ لگے یعنی مس نہ ہو سر پر اگر فلیٹ نما پی کیپ لگا کر اوپر سے نقاب ڈالا جائے تو پردہ بھی ہو جاتا ہے اور چہرہ سے کپڑا مس نہیں ہوتا۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو ہینڈ بیگ جو کندھے پر ہوں اسے ہاتھ میں لے کر نامحرموں سے پردہ کیا جا سکتا ہے۔ کتاب اور دستی پنکھے کی مدد سے بھی پردہ کیا جا سکتا ہے۔

خواتین دستانے، موزے پہن سکتی ہیں اور ایسا جوتا یا چپل بھی پہن سکتی ہیں کہ جس سے پیر کی ابھری ہوئی ہڈی (یعنی تسمہ کی جگہ) چھپ جائے اس میں کوئی حرج نہیں۔ زیور بھی استعمال کر سکتی ہیں۔ مگر دوران طواف اور سعی اور ایام حج میں کانچ کی چوڑیاں پہننے سے گریز کریں۔ رنگین لباس زیب تن کر سکتی ہیں۔ تلبیہ آہستہ آواز میں کہیں۔ طواف میں رمل، دوران سعی میلین اخضرین میں دوڑنے سے مستثنیٰ ہیں۔ سفر حج پر روانگی کے وقت اگر ناپاکی کی حالت ہے تو محض وضو کر کے احرام باندھیں نماز احرام ادا نہ کریں قبلہ رخ بیٹھ کر نیت پھر تلبیہ پڑھیں تو حالت احرام میں داخل ہو گئیں۔ شکوک و شبہات میں نہ رہیں کہ حالت حیض میں احرام باندھا معلوم نہیں ٹھیک ہے یا نہیں؟ شکوک سے ذہن صاف رکھیں اگر مکہ پہنچ کر بھی ناپاکی کی حالت ہو تو عمرہ نہ کریں پاک ہونے کا انتظار کریں مگر احرام کی پابندیوں کو ملحوظ رکھیں۔ غسل کر کے عمرہ ادا کریں۔ روانگی کے وقت تو طہارت تھی لیکن ایئر پورٹ یا جہاز کے ٹیک آف یا

لینڈنگ یا مکہ پہنچ کر حاجیوں کے رش کو دیکھ کر گھبراہٹ کے باعث حیض آ جائے تو بھی پریشان نہ ہوں جب پاک ہوں غسل کر کے عمرہ ادا کریں حالت ناپاکی میں خانہ کعبہ میں نہ جائیں دوران طواف حیض آ جائے تو طواف روک کر مسجد الحرام سے باہر آ جائیں پاک ہو کر مکمل کریں۔ دوران سعی حیض آ جائے تو کچھ حرج نہیں سعی کرتی رہیں۔ ہاں البتہ اگر ہاتھ میں دعاؤں کی کتاب یا قرآن مجید ہے تو اسے فوراً جسم سے الگ کر دیں۔ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے ارکان کی ادائیگی سے قبل یا ادائیگی کے دوران حیض آئے تو اسی حالت میں بدستور تدریجاً تمام مناسک ادا ہوں گے۔ سوائے طواف زیارت کے۔

اس کے لئے حائضہ خواتین کو یہ رعایت حاصل ہے کہ وہ ۱۲ ذی الحجہ کے بعد جب تک پاک نہ ہوں طواف زیارت نہ کریں۔ اگر اس دوران وطن واپس آنے کی تاریخ آ جائے تو معلم کو مطلع کر کے روانگی کی تاریخ بڑھوائی جائے تا کہ طواف زیارت کر کے حج کو مکمل کیا

جا سکے۔ حائضہ خواتین طواف وداع سے مستثنیٰ ہیں۔ خواتین دوران طواف مردوں کے ہجوم سے دور رہیں۔ حجر اسود کے بوسے کے لئے جائز نہیں کہ ہجوم میں جا کر شرم و حیا کو بالائے طاق رکھیں۔ نماز واجب الطّواف بہتر تو یہی ہے کہ مقام ابراہیم پر ادا ہو مگر مردوں کے ہجوم کے باعث مسجد الحرام کے کسی بھی حصہ میں ادا ہو سکتی ہے۔ واضح رہے کہ مرد یا عورت ایک دوسرے کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہو کر بغیر شرعی فاصلہ کے نماز پڑھیں تو دونوں کی نماز نہیں ہو گی۔ حج و عمرہ سے فارغ ہو کر سر کے بالوں کے چوتھائی کے برابر کی لٹ کے آخری سرے کو انگلی کے اوپر لپیٹ کر ایک پور سے زائد کاٹیں گی۔ منیٰ میں جب قربانی ہو جائے گی تو پھر خواتین بالوں کی تقصیر کریں گی۔ قربانی سے پہلے جائز نہیں۔ ہجوم کے باعث رمی کے لئے خواتین کو تاخیر تو جائز ہے مگر بغیر شرعی عذر مردوں کو نمائندہ بنانا جائز نہیں۔ اگر چلنا ممکن نہ ہو تو مردوں کو چاہئے کہ اپنی خواتین کو لے جا کر رمی کروائیں۔ خواتین اپنے نسوانی عوارضات کو

روکنے کے لئے دوائیں استعمال کر سکتی ہیں۔

احرام کے مسائل

فرائض احرام:۔ فرائض احرام دو ہیں:

۱۔ عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت کرنا جیسے حج قران میں ہے۔

۲۔ زبان سے تلبیہ ایسے الفاظ میں کہنا کہ جس کے ذریعہ خالص تعظیم ربانی کا اظہار ہو۔ اس کے لئے مسنون لبیک کافی ہے۔ اگر نیت کی اور لبیک نہ کہا تو احرام صحیح نہیں۔ اور لبیک کہا اور نیت نہیں کی تو بھی احرام صحیح نہیں۔ دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

واجبات احرام:۔ واجبات احرام بھی دو ہیں:

۱۔ میقات سے احرام باندھنا۔

۲۔ ممنوعات احرام سے خود کو علیحدہ رکھنا۔

سنن احرام:۔ سنن احرام نو ہیں:

۱۔ احرام کا حج کے مہینہ میں باندھنا۔ اس سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہے۔ بخلاف احرام عمرہ کے، عمرہ کا احرام ۱۰ تا ۱۳ ذی الحجہ کے علاوہ کسی وقت بھی ممنوع نہیں۔

۲۔ احرام کو اپنے شہر کے میقات سے باندھنا۔ اگر دوسرے شہر کے میقات سے باندھا تو خلاف سنت ہوا۔

۳۔ احرام کے لئے غسل کرنا۔

۴۔ دو کپڑے ازار اور رداء پہننا۔

۵۔ احرام سے پہلے خوشبو لگانا خواہ اس کا نشان یا اثر بعد احرام باقی رہے یا نہ رہے لیکن امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک بدن پر ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے کہ جس خوشبو کا نشان بدن پر باقی رہے لیکن کپڑے پر ہرگز ایسی خوشبو نہ لگائے کہ جس کا نشان بعد تک باقی

رہے۔ اور ایسی خوشبو بدن اور کپڑوں پر لگانا تو بالاتفاق جائز ہے کہ جس میں فقط خوشبو ہی باقی رہے اس کا نشان قائم نہ رہے۔ اور یہی بہتر ہے۔

۶۔ احرام باندھ کر دو رکعت نماز ادا کرنا مگر وقت مکروہ میں نہ ہو۔

۷۔ لبیک ان الفاظ میں کہنا جو حدیث شریف میں مروی ہیں۔ ان الفاظ سے کم نہ کرے۔

۸۔ لبیک کی تکرار ہر بار تین دفعہ کرنا۔

۹۔ مرد کو بلند آواز سے لبیک کہنا۔ مگر عورت کے لئے نہیں۔ وہ پست آواز سے کہے۔

مستحبات احرام:۔

۱۔ احرام باندھنے سے پہلے موئے بغل اور موئے زیر ناف کو زائل کرنا۔ خط بنوا لینا۔ لبیں لینا اور ناخن ترشوانا۔

۲۔ غسل کی نیت برائے احرام کرنا۔

۳۔ ازار اور رداء کا کپڑا نیا ہونا۔ ورنہ دھلے ہوئے ہونا بھی کافی ہے۔

۳۔ احرام کی نیت زبان اور دل کی موافقت کے ساتھ معاً کرنا۔

۵۔ نماز احرام کے فوراً بعد قبلہ رخ بیٹھے ہوئے مکان نماز میں ہی نیت کرنا۔

۶۔ تغیر احوال و تغیر مکان اور زمان کے وقت میں لبیک کا ورد رکھنا۔ بلندی پر چڑھتے وقت، ڈھلان پر نیچے اترتے ہوئے، طلوع سحر و غروب دن کے وقت نمازوں کے بعد اگرچہ فرض ہی ہوں، سوار ہوتے یا سواری سے اترتے وقت بھی لبیک کا ورد کرنا۔

۷۔ مدینہ منورہ سے مکہ آتے ہوئے ذوالحلیفہ میں مسجد بیر علی میں احرام باندھنا۔

۸۔ تلبیہ و نیت میں اس عبادت کا نام بھی لینا ضروری ہے کہ جس عنوان کے تحت احرام باندھا ہے مثلاً عمرہ یا حج یا عمرہ و حج جمع کر

کے قران کا احرام ہو۔

۹۔ تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھنا۔

۱۰۔ درود شریف کے بعد دعا کرنا۔ جو درج ذیل ہے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ
وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَمِنَ النَّارِ"

ترجمہ:۔ (اے اللہ میں تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے غضب اور آگ سے پناہ چاہتا ہوں)

۱۱۔ پے در پے تلبیہ کہنا۔

۱۲۔ کوشش کریں کہ دوران احرام اکثر وقت باوضو رہیں۔

۱۳۔ دوران احرام، تلبیہ کے ساتھ درود شریف کی کثرت رکھنا۔

حالت احرام میں یہ کام حرام ہیں:۔

جماع اور اس کے لوازمات بوسہ و کنار، شہوت کے ساتھ

چھونا اور عورتوں کے ساتھ فحش باتیں کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، سر اور منہ کو کپڑے سے ڈھانکنا، مہکتے ہوئے رنگ کا مثلاً مالا گیری رنگ کا کپڑا پہننا، جس میں سے خوشبو آ رہی ہو، بدن پر یا بالوں میں یا کپڑے میں خوشبو لگانا، گوند وغیرہ سے بال جمانا، خوشبو دار تیل لگانا، جن میں زیتون اور تل کا تیل لگانا بھی منع ہے اگرچہ ان میں خوشبو بھی نہ ہو، سر سے پاؤں تک کسی بال کا جدا کرنا، جنگلی جانوروں کا شکار کرنا، کسی بے خبر شکاری کو شکار کی طرف اشارہ کر کے باخبر کرنا، جنگلی پرندوں کے پر اکھیڑنا، ان کے انڈوں کو توڑنا، پکانا، بیچنا، خریدنا، جوں مارنا، اس کو نکال کر دھوپ میں پھینکنا، جوں کے کپڑے جوئیں مارنے کی نیت سے دھوپ میں ڈالنا، یا اس نیت سے ان کپڑوں کو دھونا، سر منڈانا، یا دوسرے کا سر مونڈنا اگرچہ وہ احرام میں نہ ہو، ناخن تراشنا، سلا ہوا کپڑا پہننا، ٹوپی اوڑھنا، خالص خوشبو کا کھانا مثلاً الائچی، دارچینی، زعفران، سونٹھ، لونگ، مشک، عنبر وغیرہ، سر یا داڑھی کو خوشبو دار صابن سے دھونا، وسمہ یا

مہندی کا خضاب لگانا، مہکتی ہوئی خوشبو کو پلہ میں باندھنا جیسے مشک وغیرہ، کپڑوں کی گٹھڑی سر پر رکھنا، دستانہ پہننا، موزے جراب پہننا، چپل اور جوتیاں جو وسط قدم یعنی تسمہ باندھنے کی جگہ کو ڈھانپیں، ان کا پہننا منع ہے۔

وہ باتیں جو احرام میں مباح اور جائز ہیں:۔

ایسی خوشبو کا چھونا جس میں فی الحال کوئی خوشبو نہ ہو، جیسے صندل یا لوبان یا عود وہ خوشبو دار کھانا کھانا جس میں خوشبو کو پکا لیا گیا ہو، یا بے پکا ہوا کھانا جس میں خوشبو ڈالی گئی لیکن اب اس کی خوشبو اُڑ گئی، سرسوں کا تیل، گھی یا چربی کو کسی طور سے بھی کھانے میں استعمال کرنا یا ان کا ہاتھ پیر میں لگانا جب کہ وہ پھٹ جائیں، سرسوں یا بادام یا کدو یا کاہو کا تیل استعمال کرنا، خوشبو سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا جن کی خوشبو جاتی رہی ہو، آئینہ دیکھنا، پالتو جانور مثلاً مرغی وغیرہ کا ذبح کرنا، پکانا،

کھانا، اس کے انڈے توڑنا بھوننا اس شکار کا کھانا جائز ہے کہ کسی محرم نے اس کے شکار یا ذبح میں بھی کسی قسم کی مدد نہ کی ہو، نہ محرم نے خود شکار کیا ہو بشرطیکہ یہ کہ وہ جانور نہ حرم کا ہو، نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو، مچھلی شکار کرنا کھانے کے لئے، بیرون حرم کی گھاس یا درخت کاٹنا، چوہا، چیل، سانپ، کوا، بچھو، چھپکلی، گرگٹ، کھٹمل، مچھر، مکھی، باؤلا کتا، دیگر موذی جانوروں کا مارنا اگرچہ حرم میں ہوں جائز ہے، چغہ یا اچکن وغیرہ لپیٹ کر اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے، سر یا رخسار کے نیچے تکیہ رکھنا، سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا، گدی یا کان کو کپڑے سے چھپانا، پانی میں غوطہ لگانا جائز ہے، اگرچہ سر پانی میں چھپ جائے، طہارت اور نفاست کی غرض سے کپڑے دھونا جائز ہے، مسواک کرنا، ڈاڑھ اکھڑوانا، ٹوٹی ہڈی باندھنا، سرمہ لگانا، ٹوٹا ناخن جدا کرنا، ہتھیار، پیٹی یا تھیلی باندھنا، چادر کے آنچل کو تہہ بند میں اڑسنا، انگوٹھی پہننا، جوتا پہننا جس سے تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔

طواف قدوم:۔ آفاقی قارن کے لئے سنت ہے۔ جو حج تمتع یا عمرہ کررہے ہیں ان کے لئے سنت نہیں اگر چہ آفاقی ہو۔

طواف زیارت:۔ اس کو طواف افاضہ، طواف فرض اور طواف حج کہتے ہیں یہ حج کا ایسا رکن ہے کہ اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ یہ طواف ذی الحجہ کی دس تاریخ کو کیا جاتا ہے، اگر دسویں کو موقع نہ ملے تو گیارہ ورنہ بارہ ذی الحج تک بھی کرسکتا ہے بہتر یہ ہے کہ دسویں ذی الحجہ کو ہی ادا کر کے اس سے بھی فارغ ہولے۔ کیوں کہ یہ بابرکت عشرہ کا آخری دن ہے۔ یہ طواف بغیر احرام کے ہے اور سر منڈانے کے بعد ہوتا ہے جس کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہننے کی بھی اجازت ہوجاتی ہے اگر سلے ہوئے کپڑے پہن کر طواف کیا تو اضطباع نہیں۔ ورنہ اضطباع مسنون ہے۔ حج کی سعی منی جانے سے قبل نہیں کی تھی تو ابھی کرنی ہوگی لہذا پھر طواف زیارت میں رمل بھی کرنا ہوگا اگر چہ سلے

ہوئے لباس ہی میں ہوں اگر ۸ ذی الحجہ کو فجر سے قبل حج کی سعی ایک نفلی طواف کے ساتھ پہلے کر چکے تھے تو پھر طواف زیارت بغیر رمل ہوگا۔

طواف صدر وداع:۔ اسی کو طواف وداع بھی کہتے ہیں یہ مکہ مکرمہ سے روانگی کے وقت کیا جاتا ہے یہ طواف رخصت ہے، یہ صرف آفاقی پر واجب ہے۔ نہ مکہ والوں پر ہے نہ عمرہ کرنے والوں پر، اور حائضہ خواتین اس سے مستثنٰی ہیں۔

طواف عمرہ:۔ یہ عمرہ کا ایک رکن ہے کیوں کہ عمرہ نام ہے احرام کے ساتھ طواف اور سعی کے مجموعہ کا تو دونوں احرام کے ساتھ ادا ہوں گے اس طواف میں اضطباع بھی ہے، رمل بھی اور اس کے بعد سعی بھی ہے۔

طواف نذر:۔ اس کا ادا کرنا واجب ہے یہ کسی وقت کے ساتھ معین نہیں۔ جب کہ اس کے لئے کوئی وقت معین نہ کیا ہو۔ اس میں رمل

اضطباع کچھ نہیں۔ خالی طواف ادا کرنا ہے اور اگر وقت معین کیا ہو تو معین وقت میں ادا کرنا لازم ہوگا۔

طواف تحیۃ المسجد:۔ یہ ہر اس شخص کے لئے مستحب ہے جو مسجد حرام میں داخل ہو بشرط یہ کہ اس کے ذمہ کوئی اور دوسرا طواف واجب نہ ہو۔ جیسے کہ عمرہ کرنے والا کہ اس پر اول طواف عمرہ ادا کرنا فرض ہے۔ وہ پہلے داخل ہوتے ہی اس کو ادا کرے گا۔ اور یہی طواف قائم مقام تحیۃ المسجد کے بھی ہوجائے گا جیسا کہ کوئی مسجد میں آئے اور فرض ہو رہے ہوں اور وہ ان میں شریک ہوجائے تو یہ فرض ہی قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہوجائیں گے۔ اگر طواف سے کوئی چیز مانع ہو تو مسجد میں حاضر ہو کر پہلے تحیۃ المسجد کے نفل ادا کرلے بشرط یہ کہ وقت کراہت نہ ہو۔

طواف نفل:۔ جب تک مکہ مکرمہ میں رہے طواف نفل بکثرت ادا

کرتا رہے طواف نفل کے لئے کوئی وقت خاص نہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے نزدیک نماز کے کراہت کے وقت بھی طواف نفل ادا کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ آفاقی یعنی مسافر کے لئے نفل نماز سے نفل طواف افضل ہے۔ اور اہل مکہ کے لئے طواف سے نماز افضل ہے، مکہ والوں کے لئے یہ حکم فقط موسم حج کے لئے ہے تا کہ آفاقیوں کے لئے جگہ تنگ نہ ہو ورنہ بہر حال نفل طواف بہتر ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:۔

"بیت اللہ کا طواف بھی مثل نماز ہے"۔

فرائض طواف:۔ طواف کے فرض یہ ہیں:

۱۔ طواف میں نیت کرنا فرض ہے۔

۲۔ اول چار شوط فرض ہیں۔

۳۔ مکان طواف میں ہونا، اس سے باہر نہ ہو، داخل مسجد خانہ کعبہ کے چاروں طرف مکان طواف ہے۔ اگر چہ درمیان میں ستون یا

مقام ابراہیم حائل ہو جائے۔ یا مسجد شریف کی بالائی منزل پر یا اس کی چھت پر طواف کیا جائے۔ داخل مسجد جہاں بھی طواف کرے گا۔ طواف ادا ہو جائے گا۔ مسجد حرام کی بالائی منزل یا اس کی چھت بیت اللہ شریف سے کتنی ہی بلند اگر طواف کیا تو جائز ہے۔ کیوں کہ بیت اللہ شریف سے اوپر تمام فضا بیت اللہ ہی ہے۔

واجبات طواف:۔ جنابت یا حیض و نفاس سے پاک ہونا، طواف میں باوضو ہونا، ستر عورت کا چھپا ہوا ہونا یعنی اعضائے ستر میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ کھلا نہ رہنا، پیدل طواف کرنا، اگر سواری یا کسی کی پشت پر یا گھسٹ کر طواف کیا تو جب تک مکہ میں ہے اس کا اعادہ کرے اگر عذر کے ساتھ کیا تو کچھ نہیں، بیت اللہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر طواف کرنا، بیت اللہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر اس طرح

طواف کرے کہ حجر اسود سے شروع کرے اور جانب شمال چلے، اور اسی طرح شوط پورا کرے، حطیم کے باہر سے طواف کرنا، اگر اندر سے طواف کیا تو اس کا اعادہ کرے۔

نوٹ:۔ طواف کے آخری تین شوط واجب ہیں۔ اور اول چار شوط فرض ہیں۔

سنن طواف:۔ طواف کے اول و آخر حجر اسود کو بوسہ دینا، حج اور عمرہ کے طواف میں تمام پھیروں کو بحالت اضطباع کرنا اور ان طوافوں کے اول تین پھیروں میں رمل کرنا، طواف کی ابتداء حجر اسود سے کرنا، طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے مقابل آنے سے قبل کھڑے ہو کر رفع یدین کر کے تکبیر تحریمہ کہنا، بعد ازاں حجر اسود کے مقابل آ کر کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہہ کر سلام کرنا، پھیروں کو

پے در پے بلا فصل کرنا، وقفہ یا قلیل آرام پانی پینے کے لئے کرنا جائز ہے ہاں زیادہ وقفہ نہ کرے، مثلاً پاخانہ پیشاب کے لئے جانا یا وضو جاتا رہا تو وضو کے لئے جانا، یہ سب جائز ہیں، واپس آ کر پھیرے پورے کر لے، نجاست حقیقی سے بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا۔

مستحب طواف:۔ دونوں ہاتھوں سے یا پھر داہنے ہاتھ سے رکن یمانی کو ہاتھ لگا کر مس کرنا، شروع طواف میں حجر اسود سے ذرا ہٹ کر بائیں طرف کھڑا ہونا تا کہ بوقت طواف اس پر سے تمام بدن گزر جائے، حجر اسود کو تین بار بوسہ دینا، اذکار وادعیہ کا پڑھنا اور آہستہ پڑھنا، دوران طواف زیادہ تر بیت اللہ کے قریب رہنا مستحب ہے لیکن قرب میں رہنے سے کسی کو تکلیف پہنچے تو دور رہ کر طواف کرے کیوں کہ ایذاء حرام ہے اور حرام سے بچنا ضروری ہے، کعبہ شریف کے بنیادی پشتہ سے دور رہ کر طواف کرنا کہ بدن کا کپڑا بھی اس سے نہ لگے، اسی

طرح حطیم کی دیوار سے بھی دور رہنا، کعبہ سے عورت کا دور رہ کر طواف کرنا، ہر اس کام سے بچنا جو خشوع اور خضوع کے منافی ہو، جیسے کہ تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر طواف کرنا یا بحالت طواف کولہوں یا کمر یا گدی یا منہ پر ہاتھ رکھ کر چلنا، یا بلا ضرورت لوگوں کے چہروں کی طرف التفات کرنا، ان سب باتوں سے بچنا مستحب ہے، ہاتھ چھوڑ کر طواف کرنا، نماز کی طرح بندھے ہوئے نہ ہوں، درود شریف واذکار ماثورہ کا پڑھنا، اور اس سے افضل قرآن پاک پڑھنا ہے، عورت کا رات میں طواف کرنا۔

محرمات طواف:۔ بحالت جنابت یا حیض و نفاس یا بے وضو طواف کرنا، ستر میں داخل کسی عضو کا چہارم حصہ کھلا ہونا، جیسے ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی، برہنہ طواف کرنا، بلا عذر سوار ہو کر یا کسی کے کندھے پر چڑھ کر یا گھٹنوں چل کر طواف کرنا یا الٹی طرف یعنی اپنے

دائیں ہاتھ پر خانہ کعبہ کو رکھ کر طواف کرنا، حطیم کے اندر سے طواف کرنا۔ طواف کے چار پھیروں کو ترک کرنا۔

مکروہات طواف:۔ طواف کی حالت میں فضول کلام کرنا، خرید و فروخت کرنا، آواز بلند کرنا اگر چہ بلند آواز سے اذکار ہی کرتا ہو، نجس کپڑوں میں طواف کرنا، ترک رمل و اضطباع کرنا، ترک استلام حجر اسود کرنا، طواف کے پھیروں کے درمیان کھانے کے لئے زیادہ وقفہ کرنا مگر پانی پینے کے لئے قلیل توقف جائز ہے، ابھی حجر اسود کے مقابل میں نہیں آیا ہے کہ پہلے ہی رفع یدین کرنا کیوں کہ حجر اسود کے مقابل آنے کے بعد رفع یدین کرنا چاہئے، خطبہ اور اقامت نماز کے وقت میں طواف کرنا، پاخانہ اور پیشاب کی سخت حاجت میں طواف کرنا، دو طوافوں کو بغیر نماز طواف ادا کئے ملانا مکروہ ہے لیکن اگر نماز کے لئے وقت کراہت ہے تو بغیر نماز ادا کرے کرسکتا ہے، اشعار پڑھنا

بعض علماء کہتے ہیں کہ مطلقاً اشعار پڑھنا مکروہ ہے لیکن حقیقت میں اس سے وہ اشعار مراد ہیں جو حمد وثنا، حکمت و موعظت، ترغیب و ترہیب پر مشتمل نہ ہوں۔

مباحات طواف:۔ بقدر حاجت کلام کرنا، سلام میں ابتداء کرنا، فتوی دینا، فتوی پوچھنا، بضرورت طواف چھوڑ کر باہر جانا، یا امر قلیل کے لئے قطع طواف کرنا۔

اضطباع:۔ طواف شروع کرنے سے پہلے چادر احرام داہنی بغل کے نیچے سے نکالے۔ اس طرح کے داہنا مونڈھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈال دے۔ تمام طواف اسی حالت میں پورا کرے۔ اس کو اضطباع کہتے ہیں۔ اگر طواف کے بعد سعی نہیں تو اضطباع نہیں۔ اور اگر طواف زیارت کی سعی کو طواف قدوم کے ساتھ ادا کرلیا۔ تو طواف قدوم میں بھی اضطباع ہوگا۔ نماز واجب الطّواف میں

کندھا کھلا رکھنا مکروہ ہے۔

رمل:۔ طواف کے اول تین پھیروں میں مردوں کا اس طرح چلنا کہ جلد جلد، چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا، شانہ ہلاتا ہوا، قوی اور بہادر لوگوں کی طرح سے چلے، اس چلنے کو رمل کہتے ہیں، اس میں نہ کودنا ہے نہ دوڑنا۔ رمل اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو۔ رمل صرف پہلے تین پھیروں میں سنت ہے پورے طواف میں رمل کو قائم رکھنا مکروہ ہے۔

شرائط سعی:۔ سعی کا صفا اور مروہ کے درمیان واقع ہونا (اگر اطراف میں حدود سے خارج ہوگیا تو سعی معتبر نہیں ہوگی)، سعی کا طواف کے بعد ہونا، بحالت احرام ہونا سوائے اس سعی کے کہ جو طواف زیارت کے بعد ہے کہ یہاں مسنون عدم احرام ہے، سعی حج کے لئے ماہ حج کا ہونا شرط ہے لیکن عمرہ کے لئے ماہ حج خاص نہیں، اکثر مسافت طے کرنا، سعی کی ابتداء صفا سے کرنا اور ختم مروہ پہ ہونا۔

واجبات سعی:۔ سعی کے پھیروں میں سات پھیرے پورے کرنا، اگر تین یا کم پھیرے چھوڑے تو سعی تو صحیح ہوجائے گی مگر ہر شوط کے عوض صدقہ لازم آئے گا، پیدل چل کر سعی کرنا مگر معذور کے لئے سواری جائز ہے اگر سواری پر بلا عذر سعی کرے گا تو دم لازم آئے گا، اسی طرح کسی کے کندھے پر یا گھسٹتا ہوا چلا تو دم لازم آئے گا مگر عذر کے ساتھ کیا تو کچھ لازم نہیں، صفا اور مروہ کی تمام مسافت کو سعی میں قطع کرنا، اس طرح کہ ایڑیوں کو صفا سے چسپاں کردو اور مروہ پہنچ کر پیر کی انگلیوں کو مروہ پہاڑی سے ملا دو تا کہ کوئی حصہ مسافت کا باقی نہ رہ جائے، اسی طرح واپسی پر ایڑیوں کو مروہ سے چسپاں کردو اور انگشت پا کر صفا سے ملا دو، ہر شوط میں ایسا ہی کرو، صفا سے ابتداء کرو، عمرہ کی سعی میں احرام ہونا۔

سنن سعی:۔ طواف سے فارغ ہو کر فوراً سعی کرنا، البتہ تھکان وغیرہ کے عذر سے تھوڑی دیر راحت حاصل کرنے کے لئے وقفہ کرنے میں

مضائقہ نہیں، بعد قطع مسافت صفا اور مروہ پہ چڑھنا مگر صرف اتنا چڑھنا سنت ہے جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آجائے زیادہ نہ چڑھے، سنت قبلہ رُو کھڑے ہونا ہے اور کمال سنت بیت اللہ شریف کا دیکھنا ہے مگر مسجد الحرام شریف کے دالان کی تعمیر کے باعث اب یہ ممکن نہیں رہا ہے، قبلہ رُو کھڑے ہو کر کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا، حمد وثناء، تکبیر، اور درود شریف پڑھ کر اپنے لیے اور سب مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، اذکار وادعیہ کی تکرار تین تین دفعہ کرنا، دونوں میلوں کے درمیان دوڑنا، پھیروں کو پے در پے ادا کرنا، پھیروں کے درمیان فصل نہ کرنا اگر بغیر عذر فصل کیا تو از سر نو ادا کرنے ہوں گے، نیت کرنا سنت ہے، ستر عورت اگر چہ فی نفسہٖ فرض ہے مگر سعی میں سنت ہے۔

مستحبات سعی:۔ سعی طہارت کے ساتھ ادا کرنا، اذکار وادعیہ میں مصروف رہنا، صفا اور مروہ پر قبلہ رُو کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنا،

صفا اور مروہ پر قیام کو ذکر الٰہی میں لمبا کرنا، اذکار وادعیہ کی تکرار تین تین دفعہ کرنا، ظاہری اور باطنی خشوع سے ساتھ پڑھنا، سعی سے فارغ ہو کر مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھنا، حضور اکرم ﷺ نے اس طرح نماز پڑھی کہ حاشیہ مطاف میں آپ کھڑے ہوئے اور حجر اسود سامنے تھا۔

مکروہات سعی:۔ بلا عذر سواری پر بیٹھ کر سعی کرنا مگر ملا علی قاری نے فرمایا ہے کہ بلا عذر ایسا کرنا حرام ہے دم لازم آئے گا، پھیروں کے درمیان فرق اور تاخیر کثیر کرنا، خرید و فروخت کرنا، ایسا کلام کرنا جو دعا اور ذکر سے غفلت میں ڈالے، صفا اور مروہ پر چڑھنے کو ترک کرنا، دونوں میلوں کے درمیان نہ دوڑنا، طواف کے بعد بلا عذر بہت تاخیر سے سعی کرنا، ستر عورت کا چھپا ہوا نہ ہونا۔

حج کے فرائض:۔

۱۔ احرام...... یہ شرط ہے۔

۲۔ وقوف عرفات جو نویں ذی الحجہ کے زوال آفتاب یعنی آفتاب ڈھلنے کے وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق تک کسی وقت میں وقوف حاصل ہو جائے اگر چہ ایک ہی ساعت کا ہو۔ (یہ حج کا رکن اعظم ہے)

۳۔ طواف زیارت (یہ بھی حج کا رکن اعظم ہے)

۴۔ ان تینوں فرائض میں ترتیب۔

۵۔ نیت

۶۔ ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا۔

حج کے واجبات:۔ میقات سے احرام باندھنا، وقوف مزدلفہ جو یوم نحر کے صبح صادق تا قبل طلوع شمس ہے (طلوع شمس کے بعد وقوف صحیح نہ ہوگا)، وقوف عرفات کو غروب تک لمبا کرنا، رمی جمار، قارن اور متمتع کا قربانی کرنا، حلق یعنی سر منڈانا یا بال کترانا، ترتیب کو قائم رکھنا یعنی اول

رمی پھر حلق کرنا، حلق کا ایام نحر اور حرم کے ساتھ خاص ہونا، ماہ حج میں سعی کرنا، طواف کے بعد سعی کا ہونا، عذر نہ ہو تو سعی پا پیادہ کرنا، سعی کی ابتداء صفا سے کرنا، طواف وداع، طواف کو حجر اسود سے شروع کرنا، طواف کو دائیں طرف سے شروع کرنا، طواف پا پیادہ کرنا، طواف میں نجاست حکمی سے پاک ہونا، طواف میں ستر عورت کا ہونا، طواف زیارت کے تین پچھلے شوط ادا کرنا، ممنوعات کا ترک کرنا، طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، طواف حطیم کے باہر سے کرنا، مرد کو منہ اور سر کھلا رکھنا، عورت کو صرف چہرہ کھلا رکھنا (یعنی نقاب کا کپڑا چہرے کو نہ لگے)

قاعدہ:۔ واجبات اور بھی ہیں مثلاً عرفات سے امام کے ساتھ کوچ کرنا۔ اکثر واجبات معلوم کرنے کا ضابطہ یہ ہے کہ جس فعل کے ترک کرنے سے دم لازم آئے وہ فعل واجبات میں سے ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے کتاب کے شروع میں مذکورہ کتب کا مطالعہ کیجئے)

حج کی سنتیں اور آداب:۔ وسعت اور فراخی کے ساتھ خرچ کرنا حتی کہ اپنی سواری پر بھی خرچ کرنا ثواب ہے کیوں کہ حج میں خرچ کرنا ثواب کے اعتبار سے جہاد میں خرچ کے برابر ہے، ہمیشہ طہارت کے ساتھ رہنا، زبان کو فحش اور بے ہودہ باتوں سے روکنا، آٹھویں تاریخ کو طلوع شمس کے بعد مکہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہونا تا کہ پانچوں نمازیں (ظہر، عصر مغرب، عشاء، فجر) منیٰ میں ہو جائیں، منیٰ میں رات گزرنا، پھر منیٰ سے عرفات کے لئے نویں تاریخ کو طلوع شمس کے بعد نکلنا، عرفات سے غروب آفتاب کے بعد سکون و وقار کے ساتھ نکلنا، دسویں رات مزدلفہ میں گزارنا، ایام منیٰ کی راتیں منیٰ میں گزارنا، دسویں تاریخ کو رمی طلوع شمس اور زوال کے درمیان اور باقی ایام میں رمی زوال کے بعد سے غروب تک ہونا، اگر بارہ تاریخ کو منیٰ سے جانا چاہتا ہے تو غروب آفتاب سے قبل نکل جانا، منیٰ سے مکہ کو روانگی کے وقت

محصب میں قیام کرنا اگرچہ ایک ہی ساعت کے لئے ہو، آب زمزم کا قبلہ رُخ کھڑے ہو کر پینا، ملتزم سے لپٹنا، زمزم کو سر اور بدن پر ڈالنا، ہر مقام پر تضرع و بکاء کی کوشش کرنا، طواف قدوم قارن اور مفرد کے لئے ہے، رمل اور اضطباع کرنا۔

استلام:۔ حجر اسود کو بوسہ دینا اور اژدھام کی وجہ سے نہ ہو سکے تو اس پر ہاتھ رکھ کر اس کو چومنے یا پھر ہاتھ میں عصاء وغیرہ کوئی چیز ہو، اس کو حجر اسود سے مس کر کے اس کو چومنا، یا یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کر کے بوسہ دینے غرض یہ کہ ان تمام صورتوں کو استلام کہتے ہیں۔ اگر اشارہ ہاتھ سے کرے تو حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو کر اس طرح کرے کہ گویا اس پر ہاتھ رکھ رہا ہے بعد اشارہ کے اس ہاتھ کو چوم لے۔

وقوف عرفات:۔ یہ حج کا رکن اعظم ہے نویں ذی الحجہ کو یہاں

اگر وقوف نہ کیا یعنی کچھ وقت نہ ٹھہرے تو حج نہیں ہوگا۔

شرائط صحت وقوف عرفات:۔ اسلام، احرام حج، وقوف کا عرفات کی حدود میں ہونا، نویں ذی الحجہ زوال شمس سے یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) کے طلوع فجر صادق کے وقت تک میں ہونا۔

واجبات وقوف:۔ زوال کے وقت سے لے کر غروب آفتاب تک وقوف کو لمبا کرنا، غروب کے بعد اتنا مزید وقوف کرنا کہ غروب آفتاب کا یقین ہو جائے۔

وقوف کی سنتیں:۔ غسل کرنا، خطبہ مسجد نمرہ میں ہونا، خطبہ کا زوال کے بعد نماز ظہر سے قبل ہونا، بلاتاخیر نماز عصر سے فارغ ہو کر وقوف میں مشغول ہونا، عرفات سے روانگی کے وقت امام کے ساتھ روانہ ہونا۔

مستحبات وقوف:۔ لبیک بکثرت پڑھنا، دعا ذکر اور استغفار میں خشوع اور خضوع کے ساتھ مصروف رہنا، قبولیت دعا کی قوی امید رکھنا، امام کے قریب وقوف کرنا، خواہ اس کے آگے جگہ ملے یا پیچھے یا اس کے دائیں یا اس کے بائیں مگر جبل رحمت کے قریب رُو بہ قبلہ امام کے پیچھے کھڑے ہونا افضل ہے، واقف کا سواری پر سوار ہو کر وقوف کرنا، سب کے ساتھ عرفات میں اُترنا کیوں کہ سب سے علیحدہ اور دور اُترنے میں تواضع اور انکساری سے دور ہونا ہے، وقوف میں قبلہ رُو ہونا، وقوف کے لئے زوال سے پہلے تیاری کرنا، وقوف کے لئے نیت کرنا، اگرچہ دل میں ہی کہہ لے کہ میں وقوف کر رہا ہوں جو مجھ پر فرض ہے، ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس طرح ہتھیلیاں آسمان کی طرف رہیں کیوں کہ دعا کا قبلہ آسمان ہے، دعا کو تین تین دفعہ مکرر کہنا، دعا کا افتتاح اور ختم حمد وصلوۃ پر کرنا اور آخر میں آمین کہنا، دعا کے درمیان تلبیہ شریف کی تکرار

کرنا، طہارت ظاہری اور باطنی کے ساتھ وقوف کرنا، وقوف کے وقت آسمان کے نیچے رہنا یعنی چھتری یا کسی شامیانہ کے زیر سایہ نہ ہونا، لڑائی جھگڑا بالکل ترک کرنا، اعمال خیر میں کثرت کرنا مثلاً پانی پلانا، صدقہ و خیرات کرنا وغیرہ، ماثورہ دعائیں پڑھ کر تمام وقت ذکر و درود اور تلاوت قرآن میں گزارنا، جب یہاں سے روانہ ہو لبیک، تکبیر، استغفار، دعا، درود، اور ذکر کثیر اور اشکبار آنکھوں سے روانہ ہونا۔

مکروہات وقوف:۔ نماز کے بعد موقف کی طرف تاخیر سے روانہ ہونا، راستہ اور گذرگاہ میں اترنا، زوال سے پہلے خطبہ پڑھنا، غفلت قلب کے ساتھ وقوف کرنا، غروب کے بعد بغیر ضرورت تاخیر کے ساتھ مزدلفہ کو روانہ ہونا، غروب سے پہلے عرفات سے روانہ ہونا، اس طرح تیز چلنا کہ لوگوں کو تکلیف ہو۔

وقوف مزدلفہ:۔ وقوف مزدلفہ عرفات سے واپسی پر کیا جاتا ہے۔

نماز مغرب اور عشاء ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا ہوتی ہیں۔ وقوف کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع فجر صادق تا طلوع شمس ہے اگر کسی نے طلوع فجر سے قبل وقوف کیا تو وقوف صحیح نہیں ہوگا۔ اس طرح طلوع شمس کے بعد وقوف کرنے والوں کا وقوف بھی صحیح نہیں ہوگا۔ فجر کی ادائیگی سے قبل کچھ دیر آرام بھی کر سکتے ہیں۔ یہاں سے رمی جمرات کے لئے ۱۰۰ کے قریب کنکریاں کھجور کی گٹھلی یا چنے کے برابر جمع کر کے پانی سے دھو کر رکھ لیں اگر ۱۳ ذی الحجہ منی میں قیام کا پہلے سے ارادہ ہو (بغرض احیائے سنت جس کا اجر عظیم سو شہیدوں کے برابر ہوگا) تو پھر کنکریاں ۱۲۵ کے قریب لیں، فجر ادا کرنے کے بعد وقوف کریں، دعا کریں، دوران دعا تلبیہ، درود شریف کی تکرار کریں۔ طلوع آفتاب کے ساتھ ہی منی کے لئے روانہ ہوں۔ مزدلفہ میں شب بیداری کے دوران درود وسلام میں مشغول رہیں آج کی شب لیلتہ القدر سے بھی افضل ہے۔

رمی کے اہم مسائل:۔ مستحب یہ ہے کہ کنکریاں مزدلفہ سے لیں، لیکن اگر راستہ سے لیں تو بھی جائز ہے مگر جمرات کے پاس کی کنکریاں نہ اٹھائی جائیں کہ یہ نامقبول ہوتی ہیں۔

مسئلہ:۔ کسی بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ قربانی میں وکیل بنایا جا سکتا ہے لیکن رمی کے لئے شدید شرعی عذر کے بغیر کسی کو وکیل و نمائندہ بنانا جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ خواتین کو مغرب کے بعد رمی کرنا جائز ہے، معذور، ضعیف اور بیمار مردوں کو بھی کم رش میں یعنی مغرب کے بعد رمی کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ دسویں تاریخ بڑے شیطان کی رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔

مسئلہ:۔ غروب آفتاب کے بعد اور طلوع آفتاب سے قبل اور فجر کے

بعد رمی کرنا مکروہ ہے مگر کمزور، بیمار، معذور اور عورتیں مزدلفہ سے سویرے آ کر طلوع آفتاب سے قبل ہی رمی کر لیں تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر گیارہویں تاریخ کی آخری شب تک دسویں کی رمی نہ کی تو دم دینا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ کنکر دائیں ہاتھ کے انگشت شہادت اور انگوٹھے کی مدد سے پکڑ کر پھینکیں۔

مسئلہ:۔ کنکر ایک ایک کر کے پے در پے مارنے ہیں ایک ساتھ ساتوں کنکر پھینکنے کے نتیجے میں ایک ہی شمار ہوں گے۔

مسئلہ:۔ کنکر جمرہ کے قریب (یعنی تین ہاتھ سے کم فاصلہ پر) گر جائے تو جائز۔ دور گرے تو معتبر نہیں۔

مسئلہ:۔ کنکری دور سے پھینکی کہ کسی شخص کی کمر یا شانے پر گری اور خود بخود لڑھک کر جمرہ کے قریب جا گری تو جائز ہے۔

مسئلہ:۔ جو کسی کے نمائندہ کی حیثیت سے رمی کریں انہیں اپنی رمی پہلے کرنی ہوگی پھر اپنے موکلوں کی جانب سے۔

مسئلہ:۔ گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخوں میں رمی کے لئے ترتیب ضروری ہے پہلے چھوٹے پھر درمیانے پھر بڑے شیطان کی رمی ہوگی۔

مسئلہ:۔ گیارہ اور بارہ کی رمی قبل زوال جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ جو تیرہ تک منیٰ میں ٹھہر گیا وہ زوال سے قبل رمی کر لے تو بکراہت تنزیہی جائز ہے۔

چوتھا حصہ

مکہ شریف اور مدینہ شریف کی زیارتیں

مکہ مکرمہ کی زیارتیں

ولادت گاہ سرور عالم ﷺ:۔ یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کوہ مروہ کے کسی بھی قریبی دروازہ سے باہر آ جائیں اور سیدھے ہاتھ پر شاہ فہد کے محل کی بلند دیوار کے ساتھ ساتھ چلیں۔ تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ کو یہ مقدس مکان نظر آ جائے گا۔ ہارون رشید کی والدہ نے یہاں مسجد تعمیر کروائی تھی۔ آج کل اس مقدس ترین مکان کو مدرسہ اور لائبریری میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ بورڈ لکھا ہوا ہے۔ " مکتبہ مکتہ المکرّمہ "

جبل ابوقبیس:۔ یہ مقدس پہاڑ بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے کوہ صفا کے قریب واقع ہے حدیث میں ہے کہ یہ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے۔ حجر اسود جنت سے یہیں نازل ہوا تھا۔ پیارے آقا ﷺ نے اسی پہاڑ پر جلوہ افروز ہو کر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ یہاں مسجد بلال واقع تھی جو شہید کر دی گئی۔ یہاں سلطان عبدالمجید کا قلعہ تھا جو منہدم کر

دیا گیا۔ اب یہ جگہ دیگر مقامات کی طرح سعودی شہزادگان کے قبضہ میں ہے اور وہ ہوٹل بنا رہے ہیں۔

خدیجتہ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکان:۔ شہزادی کونین بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہیں ولادت ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ پر کثرت سے نزول وحی اسی مکان میں ہوا۔ مسجد حرام کے بعد مکہ مکرمہ میں اس سے بڑھ کر افضل کوئی جگہ نہیں مگر افسوس! کہ اب اس کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فرش بنا دیا گیا ہے۔ باب فتح سے باہر اور مروہ کی پہاڑی کے قریب یہ مکان واقع تھا۔ اس مکان مبارک کی فضاؤں کی زیارت کر لیجئے۔

غار جبل ثور:۔ یہ وہ مقدس غار ہے جہاں مدنی تاجدار ﷺ اپنے رفیق خاص حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بوقت ہجرت تین رات قیام پذیر رہے۔ جبل ثور مکہ مکرمہ کی دائیں جانب مسفلہ سے

آگے کم و بیش چار کلومیٹر پر واقع ہے۔ جبل ثور پر چار غار ہیں جن میں سے تیسرا غار ثور ہے دو نیچے اور ایک اس سے اوپر ہے۔ اس غار کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے اندر جو کوئی بھی اونچی آواز میں بات کرے تو باہر آواز قطعی نہیں آتی اور جو کوئی غار کے باہر آہستہ بات بھی کرے تو غار کے اندر بہت تیز آواز آ جاتی ہے۔

غار حرا:۔ تاجدار رسالت ﷺ ظہور رسالت سے پہلے یہاں ذکر و فکر میں مشغول رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی اسی غار میں اُتری یہ غار مبارک مسجد الحرام سے جانب مشرق تقریباً چار کلومیٹر جبل نور پر واقع ہے۔ غار حرا غار ثور سے افضل ہے۔ حضور ﷺ کی زیادہ صحبت اور قرب کے سبب کہا جاتا ہے کہ غار ثور میں حضور ﷺ تین رات رہے اور غار حرا میں ایک ماہ۔

مسجد عائشہ:۔ مسجد حرام سے شمال کی جانب چھ یا سات کلومیٹر وادی

تنعیم میں واقع ہے، یہاں سے معتمرین عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

دار ارقم:۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا مکان جس میں حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے، کوہ صفاء سے متصل واقع تھا اس مکان کو بنو عباس نے مسجد میں بدل دیا تھا لیکن اب نشان تک نہیں ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مکان مبارک:۔ یہ شروع مسفلہ میں واقع تھا۔ رحمت عالم ﷺ اس مبارک مکان میں کئی بار تشریف لے گئے۔ ہجرت کی رات بھی اسی مکان مبارک سے باہر تشریف لا کر غار ثور کی طرف روانہ ہوئے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تعالیٰ کی ولادت یہیں ہوئی تھی۔ عشاق نے یہاں بطور یادگار مسجد تعمیر کی تھی۔ آہ! اب شاپنگ سینٹر کی خاطر اسے بھی شہید کر دیا گیا ہے۔ باب عبدالعزیز کے تقریبا سامنے مکہ ٹاور (ہلٹن ہوٹل) کے چوتھی منزل پر

جہاں ہوٹل کی لابی ہے وہاں مسجد صدیق اکبر بطور جائے نماز بنا دی ہے۔

محلّہ مسفلہ:۔ یہ محلّہ بڑا تاریخی ہے۔ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ سیدہ حاجرہ سلام اللہ علیہا نے اسے آباد کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم اور سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی محلّہ میں قیام پذیر تھے۔

جنت المعلیٰ:۔ جنت البقیع کے بعد جنت المعلیٰ دنیا کا سب سے افضل ترین قبرستان ہے۔ یہاں اُم المومنین خدیجتہ الکبری، کئی صحابہ و تابعین، اولیاء و صالحین حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق، حضرت عبداللہ ابن زبیر، حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دادا حضرت عبدالمطلب اور پردادا حضرت ہاشم بن عبدمناف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات مقدسہ ہیں۔

سن ۱۹۲۵ء میں نجدی تسلط کے بعد ان کے قبے وغیرہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ مزارات کو مسمار کر کے ان میں راستے نکالے گئے ہیں لہذا دور ہی سے سلام عرض کرنا مناسب ہے۔ تاکہ ہمارے گندے پاؤں اہل اللہ کے مزارات پر نہ پڑیں۔ اس طرح سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

ترجمہ:۔ سلام ہو آپ پر اے قبروں میں رہنے والو۔ مومنو اور مسلمانو! اور ہم بھی انشاءاللہ آپ سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ عزوجل کے پاس آپ کی اور اپنی عافیت کے طالب ہیں۔

اپنے لئے اپنے والدین اور تمام امت کے لئے اہل جنت المعلیٰ کے وسیلہ سے دیر تک دعا مانگ کر اور ان مقدس نفوس کے درجات کی بلندی کی دعا اور ایصال ثواب کر کے لوٹیئے۔

مسجد جن:۔ یہ مسجد جنت المعلیٰ کے قریب واقع ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ سے نماز فجر میں قرآن پاک کی تلاوت سن کر یہاں جنات مسلمان ہوئے تھے۔ ایک جن صحابی نے اپنے بھائی جن (جو کہ گستاخ رسول تھا) کو قتل کر کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اسی جگہ اطلاع کی تھی۔

مسجد غم یا الاجابہ:۔ وادی محصب کے پاس محلّہ معابدہ میں واقع ہے، نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اپنے حج میں منیٰ سے مکہ واپس آتے ہوئے اس جگہ کچھ دیر آرام کیا تھا۔ اس مسجد کے قریب گورنر مکہ اور وزارت داخلہ کا دفتر واقع ہے۔

مسجد ذی طوی:۔ تنعیم کے راستے میں ہے رسول اللہ ﷺ حالت احرام میں اس جگہ اترے تھے۔

مسجد عقبہ:۔ منیٰ کے قریب بائیں جانب راہ گذر سے ہٹ کر واقع

ہے، ہجرت مدینہ سے قبل انصارانِ مدینہ نے دو دفعہ یہاں آ کر آقائے دو جہاں ﷺ کے دس اقدس پر اسلام قبول کیا اور نصرت و حمایت کی بیعت کی، جسے بیعت عقبیٰ اولیٰ اور بیعت عقبیٰ ثانیہ کہتے ہیں۔

مسجد دارالنحر:۔ منیٰ میں جمرہ اولی اور وسطی کے درمیان واقع تھی، منہدم کر دی گئی ہے۔

مسجد الکبش:۔ اس جگہ قربانی کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا گیا تھا، اور ان کی جگہ جنت سے بھیجا گیا دنبہ قربان کیا گیا تھا، یہ بھی منیٰ میں واقع تھی، منہدم کر دی گئی ہے۔ یہ منیٰ میں جبل عبیر کے دامن میں واقع تھی۔

مسجد جعرانہ اور مزاراتِ شہدائے حنین:۔ طائف کے راستے میں مکہ سے ۲۸ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں پیارے آقا ﷺ نے غزوہ حنین سے واپسی پر شہداء کی تدفین کی اور عمرہ کے لئے

احرام باندھا، یہاں سے جو عمرہ کیا جاتا ہے وہ بڑا عمرہ کہلاتا ہے۔ یہاں ایک کنویں کے تلخ پانی کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے لعاب دہن مبارک ڈال کر شیریں کر دیا تھا۔ مسجد موجود ہے لیکن کنویں کے گرد چہار دیواری کا حصار ہے۔

مزار مبارک امُ المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:۔

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے تنعیم کے مقام سے تقریباً بارہ کلومیٹر آگے نواریہ کے مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پرُ انوار واقع ہے۔

شعب ابی طالب:۔ وہ پہاڑی گھاٹی جہاں سرکار دو ﷺ اپنے جملہ خاندان، بنو ہاشم کے ہمراہ تین سال محصور کر دیئے گئے، مشرکین مکہ نے بنو ہاشم کا سوشل بائیکاٹ کیا تھا۔ یہ جگہ اس نام سے معروف نہیں ہے، شعب علی اور شعب عامر کے درمیان واقع تھی۔

بیت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا:۔ نبی مکرم ﷺ سفر معراج پر یہیں سے روانہ ہوئے تھے، یہ مکان مسجد حرام میں داخل ہے، رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان مستجاب دیوار کے مقابل جہاں اذان دی جاتی ہے اس کے قریب یہ مکان واقع تھا۔

مسجد الرائیہ:۔ یہ مسجد جن کے قریب ہے۔ یہ وہ تاریخی مقام ہے جہاں فتح مکہ کے موقع پر ہمارے پیارے آقا ﷺ نے اپنا جھنڈا شریف نصب فرمایا تھا۔

مسجد خیف:۔ یہ منیٰ میں واقع ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔ یہاں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے اور ستر انبیاء علیہم السلام یہاں مدفون ہیں۔ زائرین کرام کو چاہئے کہ یہاں انبیاء علیہ السلام کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْبِیَاءَ اللّٰہِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

پھر ایصال ثواب کر کے ان کے وسیلہ سے دعا کیجئے۔

مسجد نمرہ:۔ یہ عرفات کے میدان میں واقع ہے آقائے دو جہاں ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کے موقع پر یہاں ظہر و عصر جمع کر کے ادا فرمائی تھیں۔

جبل رحمت:۔ یہ پہاڑ بھی میدان عرفات میں واقع ہے سرکار کریم ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کا خطبہ یہیں دیا تھا۔

مسجد مشعر الحرام:۔ یہ میدان مزدلفہ میں واقع ہے قرآن کریم میں اللہ تعالی نے فرمایا:۔

"جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ "

حرم انور کے دروازوں کے نام

جانب مشرق:۔

باب دارارقم، باب بنی ہاشم، باب علی، باب عباس، باب النبی ﷺ، باب السلام، باب بنی شیبہ، باب الحجون، باب منیٰ، باب المصطفیٰ، باب المدعی، باب عرفہ، باب مروہ، باب المحصب، باب المراد۔

جانب مغرب:۔

باب بلال، باب شبیکہ، باب ابراہیم، باب ابوبکر صدیق، باب الحج، باب الوداع، باب ام ہانی، باب عبدالعزیز، باب فہد (جدید دروازہ بس اسٹینڈ کے مقابل)

جانب جنوب:۔

باب جبار، باب بلال، باب حسنین، باب اسماعیل، باب ابی قبیس،

باب الصفا۔

جانب شمال:۔

باب الفتح، باب عمر فاروق، باب الندوہ، باب الشامیہ، باب القریش، باب المدینہ المنورہ، باب الحدیبیہ، باب عمرہ۔

نوٹ:۔

چند دروازے ایسے بھی ہیں جو بند ہیں اور نام درج نہیں تین عدد الیکٹرک سیڑھیاں ہیں جو بالائی منزلوں تک پہنچاتی ہیں۔

مدینہ منورہ کی زیارتیں

مزار سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:۔ مکہ شریف سے مدینہ منورہ آتے ہوئے بدر سے پہلے ایک پہاری ٹیلہ کی جگہ کو ابواء شریف کہتے ہیں جہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف ہے۔

میدان بدر:۔ مدینہ پاک سے تقریباً ایک سو پچاس کلومیٹر پر واقع ہے۔ بدر شریف پہنچنے سے قبل دائیں جانب پہاڑ کے دامن میں واقع سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مزار شریف ہے۔ اسی جگہ تھوڑی ہی دور "ابا سعید" گاؤں میں سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کا مزار ہے جب کہ باقی شہدائے بدر علیہم الرضوان کے مزارات میدان میں واقع ہیں۔

جبل اُحد:۔ جبل اُحد مدینہ شریف میں جانب شمال واقع ہے نہایت

مقدس پہاڑ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ایک اور موقع پر فرمایا جب اس کے قریب سے گزرو تو اس کے درختوں سے کچھ نہ کچھ کھاؤ اگرچہ کوئی عام گھاس ہی کیوں نہ ہو۔ اس مقدس پہاڑ کی بلندی پر حضرت ہارون علیہ السلام کا مزار مبارک اور ایک غار شعب ہارون کے نام سے واقع ہے اسی پہاڑ پر ایک مسجد الفسح بھی واقع تھی۔ یہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک غار میں غزوہ احد کے بعد استراحت فرمایا یہاں ایک بڑے پتھر پر آپ کے سر اقدس کا نشان بھی تھا جو اب نجدی حکومت کی چیرہ دستیوں کا نشانہ بن چکا ہے۔

مزار سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ:۔ آپ کا مزار اُحد شریف کے دامن میں واقع ہے۔ ساتھ ہی سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں نیز بیشتر شہدائے اُحد بھی وہیں آرام فرما ہیں۔ شیخ

عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہیں جو شخص ان شہدائے اُحد سے گزرے اور اُن کو سلام کرے یہ قیامت تک اس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ شہدائے اُحد اور بالخصوص مزار سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے بارہا جواب سلام کی آواز سنی گئی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِنَا حَمْزَۃَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الشُّھَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا جَمِیْعَ الشُّھَدَاءِ یَا سُعَدَآءِ

بائیس مساجد:۔ مدینہ منورہ اور اس کے گرد و نواح میں کم و بیش بائیس مساجد ایسی ہیں جو سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ کی طرف منسوب ہیں۔ ان میں سے کچھ شہید کر دی گئی ہیں۔ اور کچھ باقی ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مسجد غمامہ:۔ مسجد نبوی شریف کے باب السلام سے کچھ فاصلہ پر

اونچے قبوں والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجد آتی ہے۔ ہمارے پیارے مکی و مدنی آقا ﷺ نے اس مقام پر نماز عید ادا فرمائی ہے۔ یہیں آپ ﷺ نے بارش کے لئے دعا فرمائی۔ دعا فرماتے ہی بادل گھر آئے اور بارش برسنی شروع ہوگئی۔

مسجد اِجابہ:۔ بقیع شریف سے کچھ آگے اس مقام پر ایک بار ہمارے پیارے آقا ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور تین دعائیں فرمائیں جن میں سے دو قبول ہوئیں اور ایک سے روک دیا گیا۔ وہ تین دعائیں یہ تھیں۔

۱۔ یااللہ عزوجل! میری امت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔
(قبول ہوئی)

۲۔ یااللہ عزوجل! میری امت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔
(قبول ہوئی)

۳۔ یااللہ عزوجل! میری امت آپس میں نہ لڑے۔
(دعا کرنے سے منع فرما دیا گیا)

مسجد قبلتین:۔ یہ مبارک مسجد "وادی عقیق" کے قریب ایک ٹیلہ پر واقع ہے۔ مساجد خمسہ بھی اس کے قریب واقع ہیں۔ تحویل قبلہ کا حکم یہیں نازل ہوا۔ اس مسجد میں دو محرابیں ہیں ایک بیت المقدس کی جانب دوسری کعبہ شریف کی جانب دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔

مسجد قبا:۔ مدینہ طیبہ سے تقریباً تین کلومیٹر جنوب مغرب کی طرف "قبا" ایک قدیمی گاؤں ہے۔ جہاں یہ متبرک مسجد بنی ہوئی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں اس کے فضائل نہایت اہتمام سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ ہر سنیچر کو حضور سراپا نور ﷺ کبھی پیدل تو کبھی سواری پر تشریف لا کر دوگانہ ادا فرماتے۔ یہاں پر دو رکعت نفل ادا کرنے پر

"عمرہ" کا ثواب ملتا ہے۔

مسجد جمعہ:۔ قبا کے راستہ میں مشرق کی جانب بستان الجزع کے قریب ہے۔ اس جگہ بنو سالم آباد تھے سب سے پہلا جمعہ رسول اللہ ﷺ نے اسی مسجد میں پڑھا۔

منبر رسول اللہ ﷺ:۔ سلطان مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے میرا منبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ مدینے کے تاجدار ﷺ نے فرمایا۔ میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔ منبر شریف کا وہ گولہ جسے رحمت عالم ﷺ تھاما کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم (برکت کے لئے) اس پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ اصل منبر شریف لکڑی کا تھا۔ یہاں نوافل ادا کرنے چاہئیں۔

چبوترہ اصحاب صفہ:۔ مسجد نبوی میں باب جبرائیل سے داخل ہوں تو مقام تہجد کے پیچھے کی جانب یہ چبوترہ موجود ہے۔ اس کے اطراف میں

تقریباً دو فٹ اونچی پیتل کی جالی کا خوب صورت حصار بنا ہوا ہے۔ یہاں زائرین کرام تلاوت قرآن مجید بھی کرتے ہیں اور نماز بھی ادا کرتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں صحابہ کرام کا ایک گروہ اسلامی تعلیم کے حصول اور تطہیر قلوب کی خاطر صبح و شام قیام پذیر رہتا تھا۔ تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ ﷺ کے پاس جب کہیں سے صدقہ پہنچتا تو آپ ﷺ اصحاب صفہ کے یہاں بھجوا دیتے اور اگر کہیں سے ہدیہ پہنچتا تو خود بھی تناول فرماتے اور اصحاب صفہ علیہم الرضوان کو بھی شریک فرما لیتے۔

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا
(اعلی حضرت علیہ الرحمہ)

مساجد خمسہ:۔ مدینہ طیبہ کے شمال مغرب کی طرف سلع پہاڑ کے دامن میں پانچ مسجدیں ایک دوسرے کے قریب قریب واقع ہیں۔ ایک مسجد ٹیلہ پر واقع ہے جس پر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں بھی ہیں۔ اسے "مسجد الفتح" کہتے ہیں۔ "غزوۂ احزاب" کے موقع پر (جسے غزوۂ خندق بھی کہا جاتا ہے) حضور تاجدار مدینہ ﷺ نے مسجد الفتح کے مقام پر تین دن پیر، منگل، بدھ مسلمانوں کی فتح و نصرت کے لئے دعا فرمائی۔ تیسرے دن فتح کی بشارت ملی اور ایسی فتح کامل حاصل ہوئی کہ اس کے بعد ہمیشہ کفار مغلوب رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مجھے مشکل پیش آتی ہے تو میں مسجد فتح میں جا کر دعا مانگتا ہوں تو مشکل حل ہو جاتی ہے۔ بقیہ چار مسجدوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مسجد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲۔ مسجد سیدنا علی رضی اللہ عنہ

۳۔ مسجد سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (یہ اب وہاں متعارف نہیں ہے)

۴۔ مسجد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مسجد الذباب:۔ جبال ثنیۃ الوداع کے قریب واقع ہے۔ اسے مسجد الرابہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد ابوذر غفاری:۔ یہاں نبی کریم ﷺ نے ایک طویل سجدۂ شکر ادا کیا اس انعام پر کہ جو ایک درود پڑھے گا تو اللہ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے اور دس گناہ معاف فرمائے گا جو سلام بھیجے گا اللہ اس پر سلام فرمائے گا اس نشانی کو قائم رکھنے کے لئے یہ مسجد تعمیر کی گئی۔

مسجد بنی ساعدہ:۔ حضور سید عالم ﷺ نے اس میں نماز ادا فرمائی۔ اور اسی جگہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لئے بیعت ہوئی۔

مسجد امُ ابراہیم:۔ محلّہ عوالی میں مسجد بنی قریظہ سے شمال کی جانب

واقع تھی۔اب یہاں چار دیواری قائم ہے یہ اللہ کے رسول ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش ہے۔ یہاں اُم المومنین سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قیام پذیر تھیں۔اس جگہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔

مسجد بنی قریظہ:۔ مسجد فضیح سے مشرق کی جانب تھوڑے سے فاصلے پر ہے، بنو قریظہ کے یہودیوں کے محاصرے کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ پر قیام فرمایا اور حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں نے ثالث قرار دیا تھا۔اورانہوں نے اسی جگہ فیصلہ سنایا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہونے والے معاہدہ کی خلاف ورزی اور مشرکین مکہ کا ساتھ دینے کے جرم میں مردوں کو قتل کیا جائے، بچوں اور عورتوں کو قید کیا جائے۔

مسجد سجدہ یا مسجد الجیر:۔ بستان بجیری اور بساتین صدقہ کے درمیان میں تھی۔اس جگہ حضور ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی تھی اور بہت

طویل سجدہ فرمایا تھا۔

مسجد اُبی:۔ بقیع سے متصل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مکان پر واقع تھی۔

مسجد بنی حرام:۔ جبل سلع کی گھاٹی میں داہنی طرف واقع تھی، اس کے قریب غار سجدہ میں حضور ﷺ پر وحی کا نزول بھی ہوا۔

مسجد مائدہ:۔ جہاں سیدہ فاطمۃ الزہرا اور حسنین کریمین علیہم الرضوان کے لئے جنت سے خوان نعمت نازل ہوا۔

مسجد الفضیح:۔ یہ مسجد قبا شریف کے مشرق میں واقع ہے۔جب نبی کریم ﷺ نے بنو نضیر کا محاصرہ فرمایا تو اس مسجد میں چھ دن چھ رات نماز ادا فرمائی۔یہیں جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو انصار مدینہ نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے یہاں مسجد کے صحن میں ایک کنواں واقع

ہے۔جس میں شراب انڈیلی گئی۔سن ۲۰۰۱ء میں یہ مسجد شہید کردی گئی۔

مسجد بنی ظفر:۔ یہ حرہ غربیہ کے کنارے واقع ہے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضور سید عالم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ یہاں ایک بڑا پتھر واقع تھا جس پر اکثر حضور ﷺ تشریف لا کر رونق افروز ہوتے۔لیکن نجدی حکومت نے اس مقدس پتھر کو ریزہ ریزہ کردیا۔

مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:۔ یہ مسجد غمامہ کے پاس ہی ہے یہاں کسی زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قیام رہا ہے۔

مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہ:۔ یہ بھی مسجد غمامہ کے پاس ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں قیام پذیر رہے۔

مسجد علی رضی اللہ عنہ:۔ یہ بھی مسجد غمامہ کے قریب ہے۔

مسجد سقیا:۔ باب عنبریہ کے نزدیک مدینہ ریلوے اسٹیشن کی عمارت کے پاس یہ مسجد واقع تھی۔

کنوئیں

مدینہ منورہ میں کئی ایک کنوئیں تھے ان میں سے بعض کا تو نشان بھی نہیں رہا۔چند کا ذکر ذیل میں دیا جاتا ہے۔

بیر خاتم:۔ یہ قدیم کنواں مسجد قبا کے بالکل سامنے تھا اس کنوئیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی گر گئی تھی۔ یہاں نبی کریم ﷺ اکثر تشریف لاتے اور کنویں میں قدمین مبارک ڈال کر بیٹھتے۔

بیر حاء:۔ باب مجیدی کے سامنے ڈاک خانہ والی گلی میں اصطفا منزل کے عقب میں تھا اس کا شیریں پانی پینے کے لائق تھا۔توسیع کے نتیجے میں مسجد نبوی شریف میں شامل کردیا گیا۔

بیر عثمان:۔ اسے بیر رومہ بھی کہتے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا

"جو بیر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کرے میں حوض کوثر کا سودا اس کے ہاتھ پر کرتا ہوں۔"

یہ سعادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔

بیر بضاعہ:۔ حضور ﷺ کے لعاب دہن اور دعا کی برکت کے باعث اس کنویں کے پانی سے غسل دینے کے نتیجے میں ہر بیمار صحت یاب ہو جایا کرتا تھا۔

بیر بُصّہ:۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بقیع سے متصل گھر میں واقع اس کنویں پر سر اقدس دھویا اور غسل بھی فرمایا۔

بیر غریس:۔ یہ کنواں خاک شفا کے میدان سے متصل ہے اب خشک ہو چکا ہے۔

بیر عروہ:۔ مدینہ منورہ کی حدود سے باہر مکہ والی سڑک پر واقع ہے اس کا پانی بھی اکسیر ہے۔

بیر عبن یا بیر الیسیر ہ:۔ مسجد شمس کے قریب واقع ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی کنویں ہیں جن کا پانی حضور ﷺ نے استعمال فرمایا، مثلاً:

۱۔ بیر آنا ۲۔ بیر اعواف ۳۔ بیر انس

۴۔ بیر الحضارم ۵۔ بیر سقیا ۶۔ بیر ابی ایوب

۷۔ بیر القویم ۸۔ بیر الصفیہ ۹۔ بیر بویطہ

۱۰۔ بیر فاطمہ ۱۱۔ بیر ذروان (جس میں لبید یہودی نے حضور ﷺ پر سحر کر کے بال کنگھے میں باندھ کر دفن کئے تھے)

باغ اور بیر سلمان فارسی:۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باغ جہاں حضور نبی کریم ﷺ نے کھجوروں کے کئی پودے لگائے تھے یہاں ایک کنواں ہے جو باغ کو سیراب کرتا ہے۔

ریاض الجنۃ:۔ مسجد نبوی کا وہ حصہ ہے جو سفید سنگ مرمر کے ستونوں سے گھرا ہوا ہے۔اور جس سے متعلق حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"میرے گھر اور منبر کے درمیان یہ جنت کا ٹکڑا ہے۔"

اللہ کریم جب کسی کو ایک بار جنت میں داخل فرما دے تو پھر نکالتا نہیں، یہ تصور کر کے ریاض الجنۃ میں داخل ہوں، نماز اور نوافل ادا کریں اور دعا فرمائیں۔

محراب نبوی ﷺ:۔ یہاں حضور نبی کریم ﷺ امامت فرمایا کرتے تھے موقع ملے تو اس کے قریب ضرور نفل ادا کریں۔

حجرۂ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا:۔ باب جرائیل اور صفہ کے مقابل واقع ہے۔

گنبد خضرا:۔ گنبد خضرا حضرت سلطان محمود نے سن ۱۲۵۵ء میں جست کی دھات کا بنوا کر سبز رنگ کروایا تھا۔

مسجد نبوی کے قدیم بابرکت ستون

۱۔ستون حنانہ:۔ یہ کھجور کا تنا تھا اور حضور نبی کریم ﷺ اس سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔اب یہ ستون محراب نبوی سے ملحق ہے۔کھجور کا یہ تنا سرکار ﷺ کے فراق میں رویا بھی تھا۔

۲۔ستون حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس ستون کی نشان دہی کی اور فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس مقام کی خیر و برکت کا علم ہو جائے تو وہ یہاں نماز اور نوافل ادا کرنے کے لئے قرعہ اندازی کریں۔

۳۔ستون توبہ:۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو اس سے باندھا تھا جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے انہیں کھولا تھا۔

۴۔ستون وفود:۔ یہاں حضور نبی اکرم ﷺ مختلف وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

۵۔ستون سریر:۔ اس جگہ حضور نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کے لئے قیام فرمایا تھا۔

۶۔ستون حرس:۔ صحابہ کبار علیہم الرضوان یہاں پہرہ دیا کرتے تھے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی جائے نماز اکثر یہی ہوا کرتی تھی۔ان ستونوں کے قریب نوافل ادا کیجئے۔

۷۔ستون جبرائیل علیہ السلام:۔ یہ مقدس ستون جالی مبارک کے اندر آ گیا ہے زیارت مشکل ہے یہ ستون حضور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے متصل ہے۔حضور ﷺ اسی مقام پر کھڑے ہو کر اپنی لخت جگر سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گفتگو فرمایا کرتے تھے کیوں کہ جبریل علیہ السلام بھی اسی جگہ آیا کرتے تھے اسی باعث یہ ستون جبریل کے نام سے مشہور ہوا۔

۸۔اسطوانہ تہجد:۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام یہاں تہجد ادا فرماتے یہ ستون حجرہ فاطمہ میں ہے باہر قران شریف کی الماریاں رکھی ہیں۔

(وفاء الوفاء ص۴۵۳ ج۱)

حضرت علی العریض کے مزار کا گنبد شریف :۔

مدینہ ایئرپورٹ کی طرف جاتے ہوئے شارع المطار کے دائیں طرف وادی "العریض" میں ایک چبوترہ اور ایک چہار دیواری میں مخدوش شدہ گنبد واقع تھا۔روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق اس چبوترہ پر رونق افروز ہو کر درس حدیث کا اہتمام فرماتے تھے۔چہار دیواری میں حضرت علی العریض بن امام جعفر صادق اور ان کے ایک بھائی کی مبارک قبریں ہیں جن پر یہ گنبد واقع تھا۔نجدی حکومت نے مکہ اور مدینہ میں مزارات پر واقع تمام قبہ جات کو منہدم کرنے کا جو نجس پروگرام بنا رکھا ہے اس کے تحت ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ میں اسے منہدم کر دیا گیا۔ یہاں بہت اچھی خوشبو مزار شریف سے آتی تھی۔

سامان کی فہرست

۱۔ قرآن شریف (پاکٹ سائز) ۲۔ پاسپورٹ اور ٹکٹ

۳۔ ڈالرز یا ریال ۴۔ شناختی کارڈ کی کاپی

۵۔ ہیلتھ سرٹیفکیٹ (ٹیکے کا کارڈ) ۶۔ ڈائری اور قلم

۷۔ دعاؤں اور سلام کی فہرست ۸۔ شجرۂ بیعت

۹۔ چابیوں کا ایک سیٹ ۱۰۔ تسبیح

۱۱۔ تمام ضروری کاغذات کی فوٹو کاپی ۱۲۔ مسواک

۱۳۔ چار پاسپورٹ سائز فوٹو ۱۴۔ دو عدد احرام

۱۵۔ کپڑے کے جوڑے (پانچ، چھ) ۱۶۔ بنیان، موزے وغیرہ

۱۷۔ تولیے اور رومال ۱۸۔ عمامے

۱۹۔ ہوائی چپل تین جوڑے ۲۰۔ کفن کا کپڑا

۲۱۔ پلاسٹک اور کپڑے کی تھیلیاں ۲۲۔ رسی

۲۳۔ ہاتھ کا پنکھا ۲۴۔ چھوٹا ٹیپ ریکارڈر

۲۵۔ چادر، اجرک یا شال ۲۶۔ سوئی دھاگہ، بٹن

۲۷۔ چاقو یا چھری ۲۸۔ آئینہ

۲۹۔ سرمہ اور سلائی ۳۰۔ خلال

۳۱۔ ضروری دوائیں ۳۲۔ بلیڈ، ریزر

۳۳۔ عینک (زائد جوڑی) ۳۴۔ ازار بند، ڈنڈی

۳۵۔ تعویذات ۳۶۔ نیل کٹر

۳۷۔ چھوٹی قینچی ۳۸۔ کچھ روئی

۳۹۔ بیلٹ ۴۰۔ مجموعہ وظائف

۴۱۔ درود شریف کی کتاب ۴۲۔ حج کی کتاب

۴۳۔ ٹوپیاں ۴۴۔ عطر (کوئی ایک قسم کا)

۴۵۔ حرمین شریفین میں موجود عزیز و اقارب کے پتے اور فون نمبر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	ابتدائیہ	۱۰
۲	توجہ فرمائیں	۱۵
۳	تلبیہ	۱۵
۴	دعائیہ کلمات	۱۶
۵	دعا کیجیے	۱۶
	پہلا حصہ "سفر حج قدم قدم رہنمائی"	۲۱
۶	سفر شروع کرنے سے پہلے	۲۲
۷	ضروری اصطلاحات	۲۶
۸	پورے سفر کے معمولات	۳۴
۹	روزانہ کے معمولات	۴۱
۱۰	عمرہ	۴۵
۱۱	نیت عمرہ	۴۸
۱۲	طواف کی نیت	۵۲
۱۳	سعی کی نیت	۵۶
۱۴	مکہ مکرمہ میں رہائش کے دوران	۵۹
۱۵	ابتدائے حج	۶۹

۱۶	پہلا یوم حج (آٹھویں تاریخ)	۷۱
۱۷	دوسرا یوم حج (نویں تاریخ)	۷۴
۱۸	تیسرا یوم حج (دسویں تاریخ)	۸۰
۱۹	چوتھا یوم حج (گیارہویں تاریخ)	۸۵
۲۰	پانچواں یوم حج (بارہویں تاریخ)	۸۷
۲۱	نعت (حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو)	۹۱
۲۲	نعت (واہ کیا جود و کرم ہے)	۹۳
۲۳	سلام (مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام)	۹۴
۲۴	سفر مدینہ منورہ اور حاضری بارگاہ رسالت ﷺ	۹۷
۲۵	مدینے شریف میں قیام کے دوران	۱۰۶
	دوسرا حصہ "سفر میں پڑھی جانے والی دعائیں"	۱۱۴
۲۶	قیام منیٰ ۸، ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کے ایام میں شب و روز خصوصاً درج ذیل دعا کریں	۱۱۵
۲۷	گھر سے نکلنے کی دعائیں	۱۱۶
۲۸	سواری پر سوار ہونے کی دعائیں	۱۱۹
۲۹	میقات پر احرام باندھنے کے بعد کی دعا	۱۲۰
۳۰	تلبیہ، تلبیہ اور درود شریف کے بعد کی دعا	۱۲۱
۳۱	زمین حرم میں داخلے کی دعا	۱۲۲

۳۲	شہر مکہ میں پڑھنے کی دعا	۱۲۳
۳۳	مکہ مکرمہ میں داخلے کے وقت کی دعا	۱۲۴
۳۴	مسجد الحرام میں داخلے کی دعا	۱۲۵
۳۵	سرکار ﷺ کی خانہ کعبہ کے پاس مانگی جانے والی دعا	۱۲۶
۳۶	خانہ کعبہ پر نگاہ پڑتے ہی پڑھی جانے والی دعا	۱۲۷
۳۷	حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت کی دعا	۱۲۸
۳۸	طواف کی دعائیں اور نیت	۱۲۸
۳۹	حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت کی دعا	۱۲۹
۴۰	پہلے چکر کی دعا	۱۲۹
۴۱	دوسرے چکر کی دعا	۱۳۲
۴۲	تیسرے چکر کی دعا	۱۳۴
۴۳	چوتھے چکر کی دعا	۱۳۶
۴۴	پانچویں چکر کی دعا	۱۳۸
۴۵	چھٹے چکر کی دعا	۱۴۰
۴۶	ساتویں چکر کی دعا	۱۴۲
۴۷	مقام ملتزم کی دعا	۱۴۴
۴۸	مقام ابراہیم کے پاس پڑھی جانے والی دعا	۲۴۶
۴۹	چاہ زمزم کی دعا	۱۴۸

۵۰	مسجد حرام سے نکلتے وقت کی دعا	۱۴۸
۵۱	کوہ صفا کی طرف جاتے وقت کی دعا	۱۴۹
۵۲	حطیم کے اندر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعا	۱۵۰
۵۳	زم زم شریف پیتے وقت کی دعا	۱۵۲
۵۴	سعی کی نیت	۱۵۳
۵۵	کوہ صفا پر پڑھی جانے والی دعا	۱۵۴
۵۶	صفا سے اُترتے وقت کی دعا	۱۵۷
۵۷	میلین اخضرین کے درمیان کی دعا	۱۵۷
۵۸	سعی کے پہلے چکر کی دعا	۱۵۸
۵۹	مروہ پہاڑی کے قریب کی دعا	۱۶۱
۶۰	دوسرے چکر کی دعا	۱۶۲
۶۱	تیسرے چکر کی دعا	۱۶۵
۶۲	چوتھے چکر کی دعا	۱۶۹
۶۳	پانچویں چکر کی دعا	۱۷۲
۶۴	چھٹے چکر کی دعا	۱۷۵
۶۵	ساتویں چکر کی دعا	۱۷۹
۶۶	بال منڈوانے یا کٹوانے کی دعا	۱۸۲
۶۷	عرفات کے راستے کی دعا	۱۸۳

٦٨	جبل رحمت پر نظر پڑنے کی دعا	۱۸۴
٦٩	وقوف عرفات کی دعا	۱۸۵
۷۰	مزدلفہ کے راستے کی دعا	۱۹۲
۷۱	وادی محسر سے گذرنے کی دعا	۱۹۳
۷۲	مزدلفہ میں داخل ہونے کی دعا	۱۹۳
۷۳	مزدلفہ میں رات جاگتا رہے اور یہ دعا پڑھے	۱۹۵
۷۴	منیٰ میں پہنچنے کی دعا	۱۹۵
۷۵	رمی کرتے وقت کی دعا	۱۹٦
۷٦	خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر مانگی جانے والی دعا	۱۹۷
۷۷	حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت کی دعا	۱۹۸
۷۸	رخصتی کے طواف کی دعا	۲۰۰
۷۹	زیارت مدینہ منورہ کی دعائیں	۲۰٦
۸۰	مدینہ منورہ میں داخلے کی دعا	۲۰٦
۸۱	مسجد نبوی ﷺ میں داخلے کی دعا	۲۰۷
۸۲	تحیۃ المسجد کے بعد روضہ اقدس کی دعائیں	۲۰۸
۸۳	سلام بدرگاہ سرور کونین ﷺ	۲۰۹
۸۴	زیارت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲۱٦
۸۵	زیارت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۱۷

۸٦	مواجہہ شریف اور مقصورہ شریف کی دعا	۲۱۹
۸۷	حق تعالیٰ کے مقرب فرشتوں پر سلام	۲۲۰
۸۸	دوبارہ سرکار ﷺ کے چہرۂ انور کی طرف آکر پڑھنے کی دعا	۲۲۱
۸۹	مہبط جبریل پر پڑھنے کی دعا	۲۲۵
۹۰	حضرت فاطمۃ الزہرا کے مزار کی زیارت کی دعا	۲۲۷
۹۱	جنۃ البقیع میں جا کر پڑھنے کی دعا	۲۲۹
۹۲	شہدائے اُحد کے مزارات پر پڑھنے کی دعا	۲۳۰
۹۳	حضرت عثمان غنی کے مزار کی دعا	۲۳۳
۹۴	اُمہات المؤمنین کے مزارات کی دعا	۲۳۴
۹۵	سرکار ﷺ کی صاحبزادیوں کے مزارات کی دعا	۲۳۵
۹٦	حضرت فاطمۃ الکبریٰ کے مزار کی دعا	۲۳٦
۹۷	مسجد قبلتین میں نماز کے بعد کی دعا	۲۳۷
۹۸	مسجد قبا میں نماز کے بعد کی دعا	۲۳۸
۹۹	مدینہ منورہ سے رخصتی کے وقت کی دعا	۲۴۰
	تیسرا حصہ "مسائل حج وعمرہ"	۲۴۴
۱۰۰	نماز مسافر	۲۴۵
۱۰۱	احرام کا بیان	۲۴٦
۱۰۲	حج بدل کے لیے ہدایات	۲۴۸

۱۰۳	خواتین کے لیے ہدایت	۲۴۹
۱۰۴	احرام کے مسائل	۲۵۳
۱۰۵	فرائض احرام	۲۵۳
۱۰٦	واجبات احرام	۲۵۳
۱۰۷	سنن احرام	۲۵۴
۱۰۸	مستحبات احرام	۲۵۵
۱۰۹	حالت احرام میں یہ کام حرام ہیں	۲۵۷
۱۱۰	وہ باتیں جو احرام میں مباح اور جائز ہیں	۲۵۹
۱۱۱	طواف قدوم	۲٦۱
۱۱۲	طواف زیارت	۲٦۱
۱۱۳	طواف صدر وداع	۲٦۲
۱۱۴	طواف عمرہ	۲٦۲
۱۱۵	طواف نذر	٦۲٦
۱۱٦	طواف تحیۃ المسجد	۲٦۳
۱۱۷	طواف نفل	۲٦۳
۱۱۸	فرائض طواف	۲٦۴
۱۱۹	واجبات طواف	۲٦۵
۱۲۰	سنن طواف	۲٦٦

۱۲۱	مستحبات طواف	۲٦۷
۱۲۲	محرمات طواف	۲٦۸
۱۲۳	مکروہات طواف	۲٦۹
۱۲۴	مباحات طواف	۲۷۰
۱۲۵	اضطباع	۲۷۰
۱۲٦	رمل	۲۷۱
۱۲۷	شرائط سعی	۲۷۱
۱۲۸	واجبات سعی	۲۷۲
۱۲۹	سنن سعی	۲۷۲
۱۳۰	مستحبات سعی	۲۷۳
۱۳۱	مکروہات سعی	۲۷۴
۱۳۲	حج کے فرائض	۲۷۴
۱۳۳	حج کے واجبات	۲۷۵
۱۳۴	حج کی سنتیں اور آداب	۲۷۷
۱۳۵	استلام	۲۷۸
۱۳٦	وقوف عرفات	۲۷۸
۱۳۷	شرائط صحت وقوف عرفات	۲۷۹
۱۳۸	واجبات وقوف	۲۷۹

۱۳۹	وقوف کی سنتیں	۲۷۹
۱۴۰	مستحبات وقوف	۲۸۰
۱۴۱	مکروہات وقوف	۲۸۱
۱۴۲	وقوف مزدلفہ	۲۸۱
۱۴۳	رمی کے اہم مسائل	۲۸۳
	باب چہارم: مکہ شریف اور مدینہ منورہ کی زیارتیں	۲۸٦
۱۴۴	مکہ شریف کی زیارتیں	۲۸۷
۱۴۵	حرم انور کے دروازوں کے نام	۲۸۹
۱۴٦	مدینہ منورہ کی زیارتیں	۳۰۰
۱۴۷	مسجد نبوی کے قدیم بابرکت ستون	۳۱٦
۱۴۸	سامان کی فہرست	۳۱۹

درود پاک کے فضائل

(۱) ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

(۲) درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۳) درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

(۴) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاس پہنچ جائے گا۔

(۵) درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور ﷺ متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

(٦) درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

(۷) درود پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۸) جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت

سے گھیر لیتے ہیں۔

(۹) درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

(۱۱) قیامت کے دن سید دو عالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

(۱۲) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

(۱۳) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

(۱۴) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں، یارسول اللہ ﷺ! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

(۱۵) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

129

128

131

130

133

132

135

134

137

136

139

138

141

140

143

142

145

144

147

146

149

148

151

150

153

152

155

154

157

156

159

158

161

160

163

162

165

164

167

166

169

168

171

170

173

172

175

174

177

176

179

178

181

180

183

182

185

184

187

186

189

188

191

190

193

192

195

194

197

196

199

198

201

200

203

202

205

204

207

206

209

208

211

210

213

212

215

214

217

216

219

218

221

220

223

222

225

224

227

226

229

228

231

230

233

232

235

234

237

236

239

238

241

240

243

242